رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

إنه آوى القرية

الحکم

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم بانو گر آئی چہادر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ص (۲) خواص و معاونین سے عـــہ (۳) ہندوستان سے باہر ، (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ ، (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲

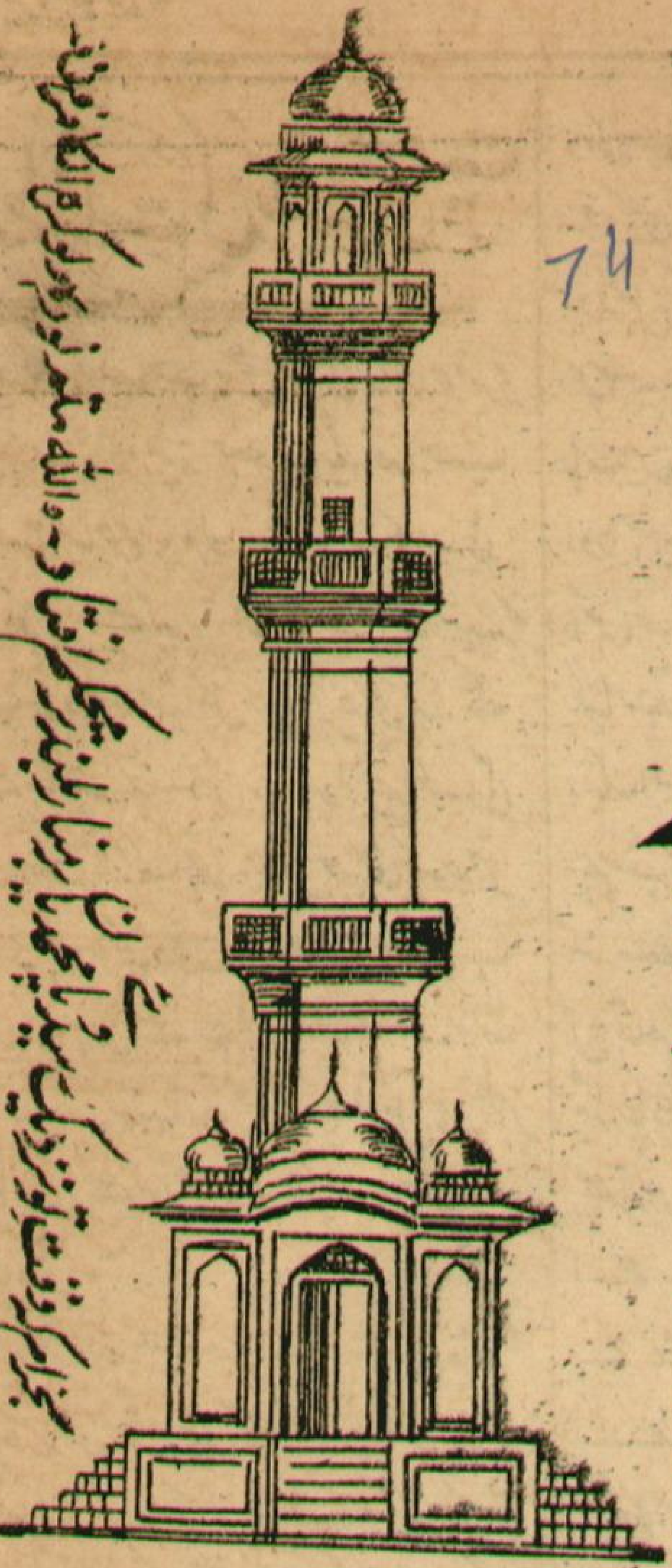

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

فہرست مضامین

(۱) کون ہے جو میری آواز سنتا ہے — صفحہ اول
(۲) مخدوم الملت کی ناسازی طبیعت — صفحہ ۳
(۳) تازہ الہامات و مکاشفات
" حمد و سپاس حق در نظم } صفحہ ۳
(۴) حضرت اقدس کی پرانی تحریروں میں سے کچھ — صفحہ ۴
(۵) مسلمانان جاوہ کی آئندہ حالت
" تقسیم بنگال کے متعلق گورنمنٹ کا اعلان } صفحہ ۵
(۶) ملک شام کی سیر — صفحہ ۷
(۷) پرانی نوٹ بک کا ایک صفحہ — صفحہ ۸
(۸) نصرۃ الحق — صفحہ ۹ و ۱۰
(۹) مولوی ثناء اللہ صاحب کی تجویز
" اطلاع درخواست نکاح
" ایک شریف لڑکی کی مراسلت } صفحہ ۱۱
(۱۰) متفرق مضامین — دارالامان کا ہفتہ — صفحہ ۱۲
(۱۱) اشتہارات — صفحہ ۱۳ و ۱۴

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۲۳ ہجری | جلد ۹

کون ہے؟ جو میری آواز سنتا ہے

بعض اہل الرائے لوگوں کے نزدیک ایک ہی بات کا بار بار دہرانا اور تکرار کرنا پُر لطف نہیں رہتا اور اپنے اثر کو زائل کر دیتا ہے لیکن ایک اور فریق ہے جو یہ کہتا ہے کہ

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس — در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اس دوسرے گروہ کا یہی خیال ہے کہ ایک ہی بات کا تکرار آخر اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ یہانتک کہ ایک چھوٹا دریا جو ایک پہاڑ سے جا کر ٹکراتا ہے اور پیچھے ہٹ آتا ہے وہ بھی جب بار بار ٹکریں کھاتا ہے تو اپنا راستہ اس سنگلاخ میں بنا لیتا ہے۔ پھر انسانی قلوب میں ایک بات کا گھر کرنا کونسی بات ہے۔ یہی لئے انبیاء علیہم السلام کی بھی سنت چلی آتی ہے کہ وہ تھکتے نہیں ہارتے نہیں لوگ ان کی باتوں سے بے اعتنائی ظاہر کرتے انہیں ساحری اور مجنون کہتے بعض بیوقوف اور سفیہ خود غرض کہہ اٹھتے لیکن وہ ایسے کوہ وقار ہوتے ہیں کہ اپنی بات کہے جاتے ہیں انکا یہ استقلال جو عزم الامور میں سے ہوتا ہے اور آخر ایک خارق عادت اثر پیدا کرتا ہی ہے پس میں بھی اس اسوۂ حسنہ کو مدنظر رکھ کر کہتا ہوں۔

ہر چند اس سے پہلے بھی بارہا عرض کیا گیا لیکن محض اس خیال پر کہ ان تحریروں پر کافی اور پورا نوٹس نہیں لیا گیا آئندہ بھی خاموش رہنا بالکل نامناسب ہے۔ کیونکہ قلوب کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں بعض اوقات وہ ایک تحریر پڑھتے یا سنتے ہیں اور اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن دوسرے وقت وہ ایسی بیدار حالت میں ہوتے ہیں کہ وہی تحریر یا تقریر ایک گہرا اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ کیا عجب کہ یہ مضمون میرے کرم فرما ناظرین بیداری کی حالت میں پڑھیں۔

الحکم کے چلانے میں جو مالی مشکلات میری راہ میں آپڑتے ہیں وہ بعض اوقات ایسے پشت شکن ہوتے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص انہیں محسوس بھی نہیں کر سکتا + میں نے ایک مرتبہ اپنی مشکلات کا ایک مرقع ہدیہ ناظرین کیا تھا اکثروں نے اس سے متاثر ہو کر میرے ساتھ اظہار ہمدردی کیا لیکن اکثروں نے اسے ایک معمولی طبع آزمائی کا نتیجہ سمجھا +

آپ بخوبی جانتے ہیں کہ الحکم کے ذریعہ کس خدمت کا کرنا مقصود رکھا گیا ہے جسقدر فوائد الحکم سے قوم کو پہونچے ہیں وہ قوم خود محسوس کر چکی ہے اور اقرار کر چکی ہے لیکن اس کے مقاصد کی اشاعت کا دائرہ اسقدر محدود ہے جو ایک قومی اور مذہبی اخبار کی حیثیت سے بہت ہی کم ہے۔ وہ قوم جو اشاعت حق کیلئے ایک خاص جوش اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس جوش کی روح انکے اندر خدا تعالے کے ایک مامور و برگزیدہ کے انفاس قدسیہ کے ذریعہ آتی ہے اسکے مسلم قومی آرگن کی اشاعت کا ایک ہزار کے اندر محدود ہو جانا اور اس سے متجاوز نہ ہونا نہایت ہی تعجب خیز امر ہے۔

میں جانتا ہوں کہ الٰہی سلسلوں کی ترقی تدریجی ہوتی ہے اور ان کے ماتحت نشو و نما پانے والے سلسلوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہیں اور اسباب کے حصول کیلئے کچھ بھی سعی نہ کریں۔ میں اس امر کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ الحکم کی موجودہ اشاعت اس کے اخراجات کی کفیل ہے لیکن انہیں بھی کوئی کلام نہیں کہ بعض احباب کا ادائے قیمت کیطرف سے بے پروا ہونا اور اجرا شدہ وی پی پیکٹوں کا واپس کرنا اور اسی قسم کے مزید اخراجات پڑ کر ناکافی ہو جاتی ہے اور مطبع کی بعض دوسری مدات پر بھی بار پھیر جاتی ہے۔

اور پھر بھی آئے دن کسی نہ کسی قسم کے مشکلات کا سامنا رہتا ہے + ان باتوں کے علاوہ یہ ضروری امر ہے کہ اخبار کی اشاعت بڑھائی جاوے۔ کیونکہ جسقدر اس کی مالی حالت مستحکم اور اچھی ہوگی اوسی قدر وہ زیادہ مفید اور دلچسپ ہو سکیگا + اس لحاظ سے میں سرپرستان الحکم کیخدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ اس کی ترقی اشاعت کیلئے سعی کریں۔ اگر ایک ضلع کی جماعت الحکم کی ایک ایک سو کاپی اپنے ضلع کے لئے لے تو یکدم اس کی تعداد کئی ہزار ہو سکتی ہے۔ ہمت اور سعی کیجاوے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

تاہم میں اسی قدر قابل عمل سمجھکر ہر خریدار الحکم کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کم از کم مہینہ میں ایک خریدار جدید تو الحکم کیلئے بہم پہنچائے + جو لوگ الحکم کی خدمات اور اسکے مفاد کے دائرہ کو وسیع کرنے کے آرزو مند ہیں + وہ میری اس تحریر پر توجہ کرینگے + میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ تحریر اپنا اثر کئے بغیر نہ رہیگی۔

اور دراصل یہ سب کچھ موقوف ہے اللہ تعالے ہی کے فضل اور توفیق پر۔ اسلئے اس سے دعا ہے کہ وہ خود ہی قلوب کو ادہر متوجہ کرے۔ میں الحکم کی اگلی اشاعت سے توسیع اشاعت الحکم کا کالم پھر کھولونگا انشاء اللہ اور ناظرین الحکم کو اس امر کیطرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی متفقہ سعی سے اسی سال کے آخیر تک اسکی تعداد کم سے کم تو دو ہزار کر دیں ... ہمت سے اسکی اشاعت کو بڑھاویں +

(کتبہ مجید حسن بجنوری)

۱۰ ستمبر ۱۹۰۵

پیشگوئی مسیح موعود علیه السلام در باب قیام ملت واحده اسلام (۱۰)

کلام الهی او را بجائے امن او بر رسان زیرا که مشرکین قومیست بے علم و نادان ـ پس غور کنید آیات مزبوره که برائے اسلام جبر و اکراه تا ابدالآباد منع آمده است ـ

مشرکین وغیره اقوام منکران اسلام بے علم و نادان مثل اطفال معذور می باشند و بر معذور جبر و اکراه و قهر نمودن خلاف شعار انصاف و عدل است وَاِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ترجمه :- هر آئینه خدا تعالےٰ امر می فرماید برائے عدل و نکوئی و بخیر خواهی اقربا و منع می فرماید از بے حیائی و بدی و از بغاوت بادشاه خود پس ما هرگز قائل نیستیم که دین اسلام ظلم و بے انصافی را روا دارد و دین اسلام بنفس خود جذبے و اثرے دارد که خود بخود دلها جاذب او مجذوب می شوند پس صورت ملت واحدهٔ اسلام تدریجاً نمودار خواهد شد ـ

چنانچه حضرت اقدس مسیح موعود علیه السلام در تذکرة الشهادتین تحریر فرموده اند اے مردمان گوش هوش را وا کرده بشنوید این پیش خبری آن کسے است که زمین و آسمان را بر پا ساخته است او بفضل خود جماعت خویش را در جمیع اقطار بلاد شایع سازد بلکه از روے حجت و برهان بر جمیع ادیان نصرت دهد فرا رسیده است آن عهد و خیلے قریب است آن روزگار که در کل عالم همین یک مذهب باشد که بعزت تمام یاد کرده آید حقتعالیٰ این جماعت و این مذهب و این سلسله را برکت فوق العادت کرامت نماید و کسیکه اراده معدوم نمودنش داشت باشد البته نامراد بماند و غلبهٔ این سلسله تا قیام قیامت خواهد بود اگر مرا استهزا می نمایند مرا زان چه نقصان زیرا که هیچ نبی بدنیا مبعوث نگشته باشد که او را نیز باد استهزا [illegible] یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ + و استهزاء مردم با نبیاء از جانب خدا علامتی است مگر شخصے که روبروے مردم و بین یدی الناس با فوج ملائک از آسمان فرود آید او که استهزاء توانند نمود پس ازین دلیل نیز روشن شد و هر عقلمند صاحب بصیرت نیز توانند فهمید که از آسمان نازل شدن مسیح موعود حیلهٔ است محض خام بخاطر داشته باشید هیچکس از آسمان فرود نه آمده و نخواهد آمد جمیع مخالفین و معاندین این سلسله الٰهیه که دیز جزو زمان بقید حیات اند شربت ممات خواهند چشید و احدے از ایشان از آسمان نزول ابن مریم نخواهد دید و بعد ازان اولاد و احفاد شان در گذرند و هیچکس نزول عیسیٰ را برای العین مشاهده نخواهد کرد آن پس انقلاب عظیم در دل ایشان نمودار گردد که زمان غلبهٔ نصاری نیز منقضی گردید و دنیا حالت جدید گرفت لاکن ابن مریم از آسمان نزول نکرد پس قاطبهٔ عقلاء آن عصر ازین عقیده باطله بیزار گردند و هنوز سه صد سال بر عهد من منقضی نشده باشد که جمیع منتظران نزول ابن مریم خواه از ملت اسلام باشند خواه پیروان کیش نصاری سخت نومید گشته این عقیده را ترک دهند در کل دنیا یک مذهب و یک امام باشد من بجهت تخم پاشیدن صداقت فرستاده شده ام و حالا بدست خود آن تخم افشانده ام که عنقریب نشو و نما خواهد یافت و در دنیا کسے نیست که آنرا از نشو و نما باز دارد ـ انتهی کلام الشریف ـ

ما ایمان داریم که این پیشین گوئی با تمام خواهد رسید زیرا که هر پیشگوئی که حضرت اقدس امام الزمان علیه السلام مے فرمایند آن بے تخرص و تحری نے باشد بلکه بوحی حق مے باشد چنانچه آنحضرت در جائے در باب نبوتے تحریر فرموده اند ـــ

شکر ده باشد لیعلم این هم ضروری بود که مسیح موعود زیر استهزاء کرده شود ـ

نزول مسیح موعود در دو زرد چادر

این همه وحی است از رب السماء — کافرم گر این نباشد از خدا
وحی حق است این ز نور ذات پاک — صادقیم و بر سر کذاب خاک

(سوال) در احادیث آمده است که مسیح موعود در بُردین زرد رنگ نزول خواهد فرمود ـ یک بُرد بر اعلےٰ و بُرد دیگر بر اسفل بدن او باشد ـ

(جواب) مراد از بُردین دو مرض است این اشارت باین که مسیح موعود با مراض مبعوث گردد زیرا که در علم تعبیر الرویا مراد از جامهٔ زرد بیماری و مرض هست چنانچه دو مرض لاحق حال حضرت مسیح موعود است یکے کثرت بول و دیگر دوران سر که بواسطه سرد و بیماری اندام حضرت اقدس مسیح موعود خیلے اصفر شده است ـ

در احادیث صحیحه نبویه آمده است که بعد از بعثت عمر مسیح موعود چهل سال یعنی از ابتدائے ولادت تا انتهائے ایام زندگی او هشتاد سال باشد درین وقت عمر حضرت اقدس مسیح موعود قریباً شصت و شش سال است که از عرصه بعید حضرت اقدس بوحی الٰهی در باب عمر خود همچنان مشتهر فرموده اند که خداوند تعالےٰ مرا خبر کرده است لَنُحْیِیَنَّکَ ثَمَانِیْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ یعنے زنده خواهم داشت ترا هشتاد سال یا قریب آن علاوه از هزارها آیات و خوارق که بر دست حضرت اقدس مسیح موعود ظاهر شده اند تجربهٔ این الهام زنده ثبوت نبوت حضرت محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم و صداقت مسیح موعود است زیرا که آنحضرت صلعم فرموده اند که عمر مسیح موعود بعد از بعثت چهل سال باشد و مسیح موعود هم همچنان از عرصهٔ سی سال مشتهر فرموده اند ـ محک تجربه بر صداقت این الهام گواهی می دهد که این کلام ایزدی است اگر این کلام ایزدی و پیشگوئی محمد رسول الله صلعم نبودے مدعی این الهام قبل از وقت فوت گردیدے زندگی هر متنفس بقبضهٔ قدرت ایزدی است حضرت مسیح موعود را امراض دوران سر و کثرت بول مدام می باشد و احیاناً در در گرده هم پیدا مے شوند اطبائے حاذق مے گویند که مریض این امراض زود فوت مے گردد مگر قدرت و پیشگوئی ایزدی همین حال از عرصه بعید با تمام رسیده است گوئی که بحسب مرض حضرت مسیح موعود بکناره گور رسیده اند و چون از عیسائیان و آریه وغیره اعتراضے بر اسلام وارد شود این چنین هوشیارے خود که گاهے مریض نبوده اند در نصرت دین هیچ پهلوانے این چنین هوشیار و دلاور و با همت بعد از محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم چشم زمانه ندیده باشد ـ ؎ جهان آفرین تا جهان آفرید + چو احمد مسیحے نیامد پدید ـ

مولف موازنة الحقائق بصفحه ۷ می گوید نبوة از هر گونه ختم است هر که دعوی نبوة و رسالت از هر گونه پیش کند خلاف قرآن و سنت است ـ

و همچنان پیر مهر علی شاه صاحب گولڑوی وغیره در سیف چشتیائی از صفحه ۶ تا ۲۲ و مسلمان پٹیالوی صاحب در تائید الاسلام حصه دوم بصفحه ۱۲۰ شبهات در باب ختم نبوت و اعتراضات ناشائسته تحریر نموده اند ـ

بجواب شان ما می گوئیم بوجهیکه در باب ختم نبوت خداوند تعالےٰ در قرآن کریم بآیت مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ارشاد فرموده است بران ایمان ماست و تجاوز ازان الحاد بلکه افراط و تفریط دران کفر است مگر افسوس که مخالفین ما ازین آیت معنے ختم نبوت و راز ختم نبوت را نفهمیده اند و بباعث عدم امعان و غفلت ـ در لفظ پرستی افتاده اند و از سوء الفهم براه افراط و تفریط افتند ـ

مولوی ثناء اللہ صاحب تیجہ مین

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین لکھا گیا تہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے موضع تیجہ مین یہ دعوی کیا تہا کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام اپنا کلمہ پڑہواتے ہین اسپر انسے مطالبہ ہوا - اور پانچسو روپیہ انعام دینے کا وعدہ دیا گیا وغیرہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث مین خود تو کچہہ نہیں لکہا البتہ حکیم محمد دین صاحب سے ایک مضمون اسکی تردید مین لکہوا دیا کہ وہ واقعہ ہوا ہی نہین وغیرہ اسپر مین تو خاموش ہوگیا - لیکن میان عبد العزیز صاحب نے مقام تیجہ سے مجہے ایک مضمون حکیم محمد دین صاحب کی تردید مین بہیجا ہے جسکو مین ذیل مین درج کئے دیتا ہون - مولوی ثناء اللہ صاحب اسپر غور کرین - حق کو چہپانے سے انسان کامیاب نہین ہو سکتا وہ خدا سے ڈرین اور اپنا محاسبہ خود کرین - ایڈیٹر -

مکرم من منشی یعقوب علی صاحب زاد عنایتہ -

بعد سلام سنت التیام روشن رائے انور ہو - مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے پرچہ اہلحدیث بابت ۱۸ - اگست ۱۹۰۵ء مین میان محمد دین سے درج کرایا ہے - کہ موضع تیجہ مین آپنے یہ نہین کہا - کہ مرزائی لوگ لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ پڑہتے ہین - اور یہ کہ اس کے حوالہ کا مطالبہ وغیرہ نہین ہوا - مکرم من یہ اسکا سیاہ جہوٹ ہے - اس بات کا ایک علاقہ گواہ ہے - کہ اس نے اپنے وعظ مین بالضرور ایسا کہا ہے - مین نے اول عین مسجد مین انکے دو رفیق اعظم خلیفہ بدرالدین و حبیب اللہ بیوپاری پشمینہ کو کہا - کہ مین وعظ سننے سے معذور ہون - کیونکہ مولوی صاحب نے خطبہ مین بڑا جہوٹ بولا ہے - کہ مرزائی لوگ آپکا کلمہ پڑہتے ہین نام بردگان نے مجہے مجبوراً بٹہایا - اور کہا کہ ہم مولویصاحب کو اس سے منع کر دیتے ہین - اور ایک خط لکہکر منبر پر آپکے ہاتہہ مین دیا - کہ آپ مرزا صاحب کا تعارض نہ کرین کیونکہ لوگ آپ کو نفرت کی نگاہ سے دیکہتے ہین - مگر آپنے اس خط کو دیکہہ کر رکہہ لیا - اور آنحضرت کی شکایت مین رواں ہوئے اس واسطے مین بیزار ہو کر اٹہہ کہڑا ہوا - اور میرے بعد اکثر لوگ اسی واسطے اٹہہ گئے - کہ یہہ مرزا صاحب کی شکایت کرتا ہے - وعظ نہین کرتا - اور آپ کمال خفت سے منبر پر سے اُترے - اور محمد دین کو اوپر چڑہا دیا جسکے بیٹہتے ہی تمام لوگ رفو چکر ہوگئے - جس سے بڑی بے رعبی اور سخت ندامت آپ کو دامنگیر ہوئی - یہانتک کہ ازان بعد ایک آدہ ہی نماز مسجد مین پڑہی ہوگی - باقی نمازین دیوان خانہ پر یا راجباہ پر ادا کرتے رہے - اور دوسرے روز بوقت ظہر وعظ کرنے بیٹہے - تو گاؤن کے لوگ بھی حاضر نہ ہوئے - اور حاضرین مین دس گیارہ رہ گئے - انہین کے طرفدارون کی زبانی معلوم ہوا - کہ وعظ کا کچہہ مزا نہین آیا - آخر تو دس منٹ بات چیت کر کے حسرت پر حسرت لیکر مسجد سے رخصت ہوئے -

دویم - خلیفہ بدر دین کے مکان پر جو مولوی صاحب نے وعظ کا جبر نقصان کرنے کے لئے مجکو بلایا - تو مینے بالمشافہ آپ پر وہی اعتراض کیا کہ آپ مرزا صاحب کی تحریر سے وہ کلمہ نکال دین تب آپنے کہا - کہ وہ اپنے آپ کو رسول کہتے ہین - مینے کہا - کہ رسول کہلانے سے کلمہ پڑہانا لازم نہین آتا - دیکہو مسیح علیہ السلام کے حواریون کو خداوند تعالی نے سورت یٰسین مین رسل کہا ہے - مگر انہون نے اپنا کلمہ نہین پڑہایا - بلکہ مسیح علیہ السلام کی رسالت کی دعوت کرتے رہے ہین - یہہ سنکر ہار کر جہجکے رہ گئے اور اب تو آپ پانچ پیسہ مانگتے ہین - اور مین تجہار اسوقت آپکے کل اخراجات نان ونفقہ وغیرہ کا ذمہ دار ہوتا تہا - اور کہتا تہا - کہ ایسے امور کی تحقیق کے واسطے مولوی نور احمد صاحب کو بلاؤ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا - کہ ہمین کچہہ ضرورت بلانے کی نہین - آخر چالاکی کی راہ سے خلیفہ بدر دین کے ہاتہہ سے ایک خط لکہوایا - اور جسکا جواب موضع لودی ننگل کی طرف سے آیا - جسکو آپ نے دبا لیا - مگر مینے اصرار کر کے وہ خط نکلوایا - تب آپ بڑے نادم ہوئے - اور چنانچہ آجتک اسکا جواب مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے نہین دیا -

طرفہ یہ کہ اب اس قول کو کہینچ تانکر انکار کرنا چاہتے ہین - کہ قادیانی کہتا ہے - کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرح مرزا رسول اللہ بہی جانو - بجواب اس کے ظاہر ہو - کہ اول تو یہ کلام ہی مہمل ہے - کیونکہ لا الہ الا اللہ کلمہ ہے نہ رسول جسکی طرح مرزا رسول اللہ بھی جانین - دویم جو اس کے معنے مین کہا - یعنے جسطرح تم حضرت محمد علیہ السلام کی رسالت کا یقین رکہتے ہو - میری (مرزا کی) رسالت کا یقین بھی رکہو - یہ بہی غلط ہے - کیونکہ آنحضرت کی تحریر وتقریر سے کہین ثابت نہین کہ میری رسالت کا ایسا یقین رکہو - جیسا کہ حضرت محمد علیہ السلام کی رسالت کا یقین رکہتے ہو - چہ جائے کہ آپ مجدد دین رسول اللہ ہین - آنحضرت کو متبوع اور اپنے آپکو تابع و خادم رسول یقین کرتے ہین اور اگر آنحضرت صلعم کی برابری کا دعوی مضمون رسالت مین مولوی ثناء اللہ وغیرہ رسالہ دافع البلا یا معیار الاخیار وغیرہ سے نکال دین - تو مین اب بہی آپکو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دینے پر آمادہ ہون - پانچ پیسے کیا ہوتے ہین یہ تو ان لوگون کا کام ہے جو بازارون مین مانگتے پہرتے ہین - باقی رہا دعوے رسالت سو اکابران امت جیسے شیخ اکبر وغیرہ فرماتے ہین کہ رسالت مطلقہ سے کچہہ حصہ باقی ہے جو اولیاء امت کو دیا جاتا ہے - اور حدیث مین ہے - کہ رؤیا صالحہ کے چہیالیس حصو نمین سے ایک حصہ باقی ہے - چنانچہ اس روز بہی مینے اس مطلب کو چہیڑنا چاہا تہا - مگر مولویصاحب نے کہا - کہ شیخ اکبرؒ ولی اللہ نہین - اور اسواسطے بات اور طرف اولٹ گئی - اور اب تو آپ پانچسو کو روتے ہین - مگر شرط کی نوبت تو ہزارون تک پہونچگئی تہی - کیونکہ مولوی نور احمد صاحب نے لکہا تہا - کہ آپ نے اعجاز احمدی کا جواب نہین دیا - جسکا دس ہزار روپیہ انعام ہے - اور نیز اشتہار مجریہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء کا جواب نہین دیا - جسمین فی آیت وحدیث مبلغ ۲۰ روپیہ انعام ہے - فرمائے - کہ ہماری طرف سے اب بہی کوئی کسر باقی رہ گئی ہے - تو نکال دین - لطف یہہ کہ آپ کو اسوقت انعام خاک سوجہتا تہا - جناب کو تو بعض متعلقین بدہضمی نے گہیر رکہا تہا - چرب نوالون کے لالچ اور طمع خام نے آپ کے بند ڈہیلے کر دئے تہے - اور دست بردست جا رہے تہے - اور اسی واسطے آپ براہ بٹالہ امرتسر کو جلد واپس ہوئے - ورنہ ابہی تو آپ کی گت فتح گڈہ مین بہی بننی تہی - جہان آپ کی تفسیر موجب تکفیر کا کہنڈن کیا جانا تہا -

والحمد للہ اولاً وآخراً ظاہراً وباطناً *

مورخہ ۶ - ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء

الملتمس

خاکسار عبد العزیز عفی عنہ از مقام تیجہ کلان ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ

اطلاع

ازطرف اسلامک ڈبیٹنگ کلب امرتسر

بخدمت جمیع مخالفین اسلام خصوصاً آریہ صاحبان

چونکہ اس کلب کا پہلا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۳ - ۲۴ - ستمبر ۱۹۰۵ء بروز ہفتہ واتوار منعقد ہونے والا ہے جس مین بڑے بڑے اکابر علماء اسلام (کثرہم اللہ تعالے -) تشریف لائینگے اور زبردست وروشن دلائل سے اسلام کی سچائی پبلک پر ظاہر کرینگے - لہذا وہ لوگ جو اسلام پر معترض ہوتے ہین انکو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ۱۵ - ستمبر سن رواں تک بذریعہ خط اسسٹنٹ سکرٹری کلب ہذا کو مطلع فرماوین کہ وہ اسلام کے کس مسلمہ اصول یا مسئلہ پر بحث کرنا چاہتے ہین - تاکہ اُن کو وقت مقرر کر کے اطلاع دی جائے - اور غیر مذاہب کے مسلمہ اُصولون مین سے جن پر کلب ہذا بحث کرے گی وہ مضامین سکرٹری سے دریافت ہو سکتے ہین *

المطلع

فیروز الدین احمد اسسٹنٹ سکرٹری اسلامک ڈبیٹنگ کلب امرتسر ڈہاب کہٹیکان متصل مکان ڈاکٹر جہنڈے خان

درخواست نکاح

قاضی شاہ دین صاحب نمبردار وجاگیردار ساکن قاضی پور ضلع ہوشیارپور قریشی النسب ہین - احمدی سلسلہ مین شادی کرنے کے خواہشمند ہین - آمدنی معقول ہے - عمر تیئس وچوبیس سال کے درمیان ہے - پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے - اس بیوی سے اولاد بہی ہے - پرانے رشتہ دارون مین شادی کرنی نہین چاہتے ہین *

ایک شریف لڑکی کی مراسلت

پہلا موقع ہے کہ الحکم مین ایک شریف لڑکی کی مراسلت چہاپی جاتی ہے - مین امید کرتا ہون کہ یہ مضمون نہایت توجہ سے پڑہا جاوے گا - ایڈیٹر -

مجوزہ زنانہ نارمل سکول علیگڈہ

نواب محسن الملک آجکل بمبئی مین زنانہ نورمل سکول علیگڈہ کے لئے چندہ جمع کرنیکو گئے ہوئے ہین - آپنے اوسپر ۱۵ - اگست کو ایک لکچر بہی بمبئی مین دیا ہے - مین حیران ہون کہ نواب صاحب کے کالج نے مردون کی ابہی تک کونسی اصلاح کی ہے ؟ جو نواب صاحب میری پردہ نشین بہنون کو ترقی کی دہن مین بالالچ مین لاکر بے پردہ کر کے دیکہنا چاہتے ہین -

بہلا وہ کونسے غیور والدین ہونگے جو علیگڈہ مین اپنی عزیز عفت مآب لڑکیون کو بہیجنا پسند کرینگے ؟ مینے سکول مذکور کے برخلاف ایک مضمون وکیل مین بہیجا ہے جو وکیل مطبوعہ ۲ ستمبر کالم ۲ مین شائع ہوا ہے - تعجب ہے کہ یہہ لوگ تعلیم قرآن کریم سے کیون فائدہ نہین اٹہاتے حال مین میرے حقیقی بہائی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مولانا مولوی نور دین صاحب کے درس

قرآن کریم ۳۔ ستمبر سے کچھ تھوڑا سا اقتباس کر کے میرے مطالع کے لئے بھیجا ہے جسے میں مشتاقان بے پردگی کے ملاحظ کے لئے ذیل میں لکھتی ہوں۔ وَلَا لِنِسَاۤءِهِنَّ (ترجمہ) "عام طور پر عورتوں کو گھروں میں نہیں آنے دینا چاہیئے،، قبلہ مولانا صاحب موصوف نے اس آیتہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مینے والدہ عبدالحی سے شادی کی تو اسوقت بہت سی عورتیں آئیں۔ انمیں میرے ایک دوست کی بیوی بھی تھی۔ جس نے گہر میں جاکر والدہ عبدالحی سے یوں کہنا شروع کیا کہ تمہارے اوپر تو بڑا ظلم ہوا ہے جو تم ایک بوڑہے سے بیاہی گئی ہو وغیرہ وغیرہ والدہ عبدالحی نے اسی وقت مجھے بلوا بھیجا میرا آنا تہا کہ وہ عورت تو رفوچکر ہو گئی بعدہ مجھے اسکی ساری باتیں سنائی گئیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ قرآن کریم کی کیسی اچھی تعلیم ہے جو غیر جنس مستورات کے خلاملا سے بھی مستورات کو روکتا ہے چہ جائیکہ علیگڈہ کالج میں غیر مردوں سے تعلیم پانے کی تحریک! قبلہ نواب صاحب! کیا آپ اپنی ملکی اور قومی بہنوں کو مصر کی مسلمان آزاد عورتیں بناکر دیکھنا چاہتے ہیں؟ بقول شخصے ع

ابھی فتنہ ہے کوئی دن کو قیامت ہوگا

از شاہپور کنڈی ضلع گورداسپور کم بنت منشی غلام محمد
۶۔ ستمبر ۱۹۰۵ء پہلوری

پتہ مطلوب ہے

سید مقبول شاہ صاحب احمدی ساکن موضع سہنہ ڈاکخانہ کہاریاں ضلع گجرات اطلاع دیتے ہیں کہ انکا ایک لڑکا قمر علی شاہ نام عمر ۱۳ سال بے ریش سفید رنگ جو گجرات پڑہتا تہا کہیں چلا گیا ہے اسکا پتہ نہیں اگر کسی صاحب کو ملے تو اسے اپنے پاس ٹہیرا کر سید صاحب مذکور کو اطلاع دے۔

اور ایسا ہی انکا ایک بھتیجا جسکا نام اصغر علی شاہ ہے وہ مڈل سکول کہاریاں سے بہاگا ہے اسکی عمر ۱۴ سال درمیانہ قد ہے اسکا پتہ ملے تو اس کی بھی اطلاع دے۔

ریمارک

سائینس و تعلیم:۔ یہہ ماہواری رسالہ سائیفکٹ و ٹیکنیکل ورکشاپ لاہور کیطرف سی شائع ہونا شروع ہؤا ہے اسکے ایڈیٹر بہاری لال بہاٹیہ بی۔ ایس سی ہیں۔ اسکے ساتھہ چار صفحہ کا انگریزی ضمیمہ بھی ہوتا ہے قیمت برائے نام ایک روپیہ سالانہ ہے۔ رسالہ مفید اور دلچسپ ہے اور ملک میں ایسے رسالوں کی ضرورت تسلیم کر لی گئی ہے۔ اسلئے امید کیجاتی ہے کہ تعلیم یافتہ جماعتیں ایسے رسالوں کی قدر دانی کریں گی۔

المصباح:۔ یہہ جدید رسالہ جے پور سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ میرے پاس اسکا پہلا نمبر آچکا ہے۔ اس رسالہ کے مقاصد روحانیت۔ صنعت و حرفت۔ حفظ صحت۔ زندہ جاوید۔ ورزش جسمانی قرار دئے گئے ہیں۔ اور ہر ایک مضمون کے لئے صفحون کے جداگانہ نمبر دے گئے ہیں تاکہ آخر میں ایک جدا کتاب طیار ہو سکے۔ رسالہ کی چھپوائی۔ کتابت اور کاغذ بہر نوع اچہا ہے۔ میری رائے میں یہ رسالہ مفید ہے۔ قیمت سالانہ چار روپیہ البتہ کسی قدر زیادہ ہے۔ نمونہ کا پرچہ ۵۔ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے درخواستیں مینیجر رسالہ المصباح جے پور کے نام ہوں۔

ایسٹ اینڈ ایسٹ خالق باری

خالق باری ایک مشہور کتاب ہے اسکی طرز پر پہلے مرادآباد سے ایک انگریزی خالق باری شائع ہوئی تہی۔ ابہی مرادآباد سے ایک مشہور شخص کے قلم سی یہ رسالہ نکلا ہے اس کے مصنف مولوی احمد الدین خانصاحب مرحوم ترجمان دفتر صاحب کمانڈر انچیف افواج ہند ہیں۔ اور اب منشی محمد تفضل حسین صاحب بسمل نے اپنے مطبع میں کسی قدر ترمیم و تصیح کے بعد چہاپا ہے۔ اس خالق باری میں انگریزی زبان کے الفاظ اور ان کے ہندی فارسی یا عربی معانی کو نظم میں بیان کیا ہے۔ انگریزی زبان کے نو آموزوں کے لئے ایک مفید کتاب ہے بچے اسے خوشی اور آسانی سے یاد کر سکتے ہیں + جدا جدا عنوان کے نیچے تقسیم مضامین اور بہی قابل تعریف ہے۔ ۴۶ صفحہ کی اچہی چہپی ہوئی کتاب ہے۔ قیمت فی جلد ۶ر ہے۔ منشی تفضل حسین صاحب بسمل مرادآباد سے ملے گی۔

النظر۔ یہہ ایک فارسی رسالہ ہے جو مرزا نذر علی صاحب احمدی سابق شیعہ نے حال میں کارخانہ الحکم کے انوار احمدیہ پریس میں چہپوا کر شائع کیا ہے۔ یہہ رسالہ فارسی زبان میں لکہا ہے اور سید علی حائری مشہور لاہوری شیعہ عالم کی کتاب غایت المقصود حصہ دوم پر لطیف ریویو کیا ہے۔ اس رسالہ کی قیمت ۱۰ر علاوہ محصول ڈاک ہے۔ اور سید عبدالمحی عرب صاحب سے مل سکتا ہے۔

لغات القرآن۔ سید عبدالمحی عرب آجکل ایک عمدہ قابل قدر اور مفید تالیف میں لگے ہوئے ہیں وہ قرآن شریف کی ایک لغت لکہہ رہے ہیں جو کئی مستند کتب لغت سے انہوں نے انتخاب کی ہے مجھے انہوں نے مسودہ کا کچھہ حصہ دکہایا ہے میں سمجہتا ہوں وہ انشاءاللہ مفید ثابت ہوگا۔ اور قرآن مجید سے محبت رکہنے والوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہوگی۔ عرب صاحب اس کتاب کو عمدہ چہپوانا چاہتے ہیں اور یہ بہی انکا خیال ہے کہ قیمت بہی ۸ر سے زیادہ نہو۔ اسلئے جو صاحب اس کتاب کو لینا چاہئیں وہ عرب صاحب کو اطلاع دیں۔ اور اگر پیشگی قیمت بہیجکر انہیں مدد دیں تو کتاب کے چہپنے میں اور بہی سہولت ہو سکتی ہے + عرب صاحب قادیان میں رہتے ہیں۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مع **اہل بیت** اچہے ہیں۔ آجکل حضور کی توجہ زیادہ تر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت کی طرف ہے۔ دعا میں مصروف ہیں اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کے امیدوار فرماتے تہے مولوی صاحب کی صحت **احیاء موتی** ہے۔ آپ کے بالکل شفا پانی پر ہماری جماعت کا خدا تعالےٰ پر ایمان اور امید بہت بڑہ جائیگی + مجھے ان دعاؤں میں کئی مقاصد مدنظر ہیں۔

۲۔ مولویصاحب کی صحت خدا کے فضل سے اب یوماً فیوماً اچہی ہے زخم مندمل ہو رہا ہے اور آئندہ بڑہنے کا خطرہ الحمدللہ اسوقت تک تو نہیں رہا۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کو شفاء عاجل عطا فرماوے۔ بیمار پرسی کے خطوط آرہے ہیں + خدا تعالےٰ ان احباب کو جزائے خیر دے آمین۔

۳۔ حکیم الامتہ کی صحت الحمدللہ اچہی ہے۔ فاضل امروہی میرٹھ میں ہیں۔

۴۔ موسمی لحاظ سے یہہ ہفتہ بہت ہی مبارک گذرا ہے بارش خاطرخواہ ہو رہی ہے نرخ غلہ جو یکدم گر گیا تہا اب چڑہ رہا ہے۔ گران فروشی کی آرزو میں کرنے والے حیران ہو رہے ہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے ۹۔ دسمبر کو فرمایا کہ مجھے بہت ہی فکر تہا کہ بعض الہامات انمیں متوحش ہیں۔ آج صبح بہت سوچنے کے بعد میرے دلمیں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ بعض وقت ترتیب کے لحاظ سے الہامات پہلے یا پیچھے ہو جاتے ہیں چنانچہ ان الہامات کی ترتیب اللہ تعالےٰ نے میرے دلمیں یہ ڈالی کہ ایسے الہامات جیسے اِذَا جَآءَ افواجٌ وسُمٌّ من السماء اور کفن میں لپیٹا گیا اور ان المنایا لا تطیش سہامہا یہ اسبات کو ظاہر کرتے ہیں کہ قضا و قدر تو ایسی ہی تہی مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و رحم سی رد بلا کر دیا۔

۱۰۔ ستمبر نماز صبح کے وقت رویا۔ ایک جگہ ایک بڑی حویلی ہے اس کے آگے ایک بڑا چبوترا ہے جسکی کرسی بہت بلند ہے اوپر مولوی عبدالکریم صاحب سفید کپڑے پہنے ہوئے دروازہ پہ بیٹھے ہیں اس جگہ میں ہوں اور پانچ چار اور دوست ہیں جو ہر وقت اسی فکر میں رہتے ہیں مینے کہا مولوی صاحب میں آپ کو آپ کی صحت کی مبارکباد دیتا ہوں اور پہر میں رو پڑا اور میرے ساتھہ کے دوست بہی رو پڑے اور مولوی صاحب بہی رو پڑے پہر مینے کہا دعا کرو۔ اور دعا میں تین دفعہ سورہ فاتحہ پڑہی فرمایا اس خواب کے تمام اجزا مولویصاحب کی صحت کی بشارت دیتے ہیں سورہ فاتحہ کے پڑہنے کی تعبیر بھی یہی ہے کہ انسان کوئی ایسا امر دیکھے جو اسکو خوش کرنیوالا ہو اور فرمایا جو الحمد خواب میں پڑہتا ہے اسکی دعا قبول ہوتی ہے۔*

۱۲۔ ستمبر "دو شہتیر ٹوٹ جائیں گے" اسکے بعد زور سے الہام ہؤا۔ انی معین من اراد اہانتک۔

× اسی دن مولویصاحب کی پشت پر پہلے کاربنکل کے قریب ایک دوسرا کاربنکل ہو گیا جسکو چیر اگیا اور حالت پہلے سے بہتر ہے

ایک تازہ الہام

(جو ۱۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر ہؤا)

عفت الدیار کذکری

فرمایا کذکری سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے پیشگوئی ہو چکی ہے۔

(زلزلہ کی خبر)

اٹلی میں سخت زلزلہ آیا۔ تفصیل پھر۔

* نوٹ۔ ۱۰ ستمبر [illegible]

آخیر ستمبر ۱۹۰۵ء تک نصف قیمت

رسٹ واچ۔ یہہ گہڑی کلائی پر باندھی جاتی ہے اسکا ڈائیل خالص چینی کا ہے جیب میں بہی لگ سکتی ہے۔ دیکھنے میں عمدہ روپیہ کی معلوم ہوتی ہے ہزارہا فروخت ہو چکی ہیں قیمت بمعہ تسمہ للعہ ۱۲ علاوہ محصول۔

بال اڑانیکا پوڈر واقعی بینظیر ہے اسکے استعمال سے بال اڑ جاتے ہیں اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی قیمت فی بکس ۸ر علاوہ محصول۔

ترکی ٹوپیاں عنابی سرخ سیاہی مائل۔ ہر قسم کی موجود ہیں۔ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول۔ سر کا ماپ ضرور تحریر کریں۔

ملنے کا پتہ

مینیجر دی حمیدیہ ٹریڈنگ کمپنی لاہور

مخدوم الملت کی ناسازیٔ طبیعت

۴ ستمبر کو مولویصاحب پر عمل جراحی کیا گیا جو میری محترم مخدوم ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن شاہ پور نے نہایت کامیابی اور چابکدستی سے کیا۔ ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ بھی مدد کے واسطے ساتھہ تھے۔ اس روز مولویصاحب کی حالت بہت نازک تھی۔ جو عمل جراحی کیوجہ سے چند دری تھی + کئی دنوں سے مولوی صاحب کچھہ کھا بھی نہیں سکتے تھے اس لئے ضعف بہت ہو گیا۔ مگر اللہ تعالے نے محض اپنے فضل ہاں محض فضل ہی سے مولویصاحب کو اس مرحلہ سے نجات دی +

حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام گفتگوؤں اور تقریروں کا موضوع آجکل حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب اور ان کی علالت طبع ہی ہے + لحظہ بہ لحظہ آپ کے حالات کی خبر منگواتے ہیں۔ اوپریشن کے دن کسی نے یونہی جا کر سنا دیا کہ مولویصاحب کی نبض بہت کمزور ہو گئی اور پیشاب پاخانہ بھی نہیں آیا نفخ زیادہ ہو گیا ہے۔ اس خبر کا سننا تھا کہ اعلٰے حضرت کی حالت قریب بہ غش ہو گئی اس سے دون ہمت مخالف جو ہر عمدہ اور اعلے بات کو مورد اعتراض ٹھیراتا ہے کچھہ نتیجہ نکالے مگر سعید الفطرت سمجھتے ہیں کہ اس سے آپ کی محبت اور ہمدردی مخلوق اور علے الخصوص اپنے مخلص اور وفادار احباب کے ساتھہ کس حد تک پہونچی ہے۔ اور وہ شرط وفا جس کا ذکر خود کریم الملۃ نے اپنی کتاب سیرۃ المسیح میں کیا ہے عام طور پر دیکھی جاتی ہے میں جانتا ہوں کہ الحکم کے ناظرین میں سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے سیرۃ کو نہیں پڑھا اسلئے ان کے فائدہ کے لئے سیرۃ کا وہ پیرگراف یہاں درج کرتا ہوں۔

"حضرت کے تعلق کی اپنے خدام سے ایک عجیب بات + ایکدن فرمایا کہ جو شخص ایک دفعہ مجھسے عہد دوستی باندہے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھہ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اوس سے قطع نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور لوگوں کا ہجوم اس کے گرد ہو تو بلا خوف لومۃ لائم کے اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔ فرمایا عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اسکو آسانی سے ضائع کر دینا نہ چاہئے۔ اور دوستوں سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اُسے اغماض اور تحمل کے محل میں اُتارنا چاہئے۔ بھائیوں کو اس سیرت سے بڑا بھاری سبق لینا چاہئے بات بات میں بگڑ جانا اور اشتعال کے وقت عامیوں اور اجنبیوں کا سا ایک دوسرے سے سلوک کرنا اُس عہد کے خلاف ہے جو ید اللہ سے باندھا گیا ہے۔ افسوس بہتیرے ایسے ہیں جنہوں نے ابتک اس راز کو سمجھا نہیں کہ قوم کسطرح بنتی ہے ہم سب کا یہ اصول ہونا چاہئے کہ اگر ایک کتے کی مُنہ سے بھی وہ پیارا نام نکل جائے جسکو ہم نے آج تمام دنیا و مافیہا سے گرامی سمجھا ہے تو اوس کا مُنہ چاٹ لینے میں ذرا پس و پیش نہ کرنا چاہئے۔ پھر آپس میں تکرار اور رنج کسقدر نامناسب بات ہے۔ سیٹھہ صاحب نے اپنے کسی ضروری کام کے لئے ۱۰ جنوری کو اجازت مانگی اور آپکو بلانے کے لئے مدراس سے تار بھی آیا تھا حضرت نے فرمایا آپ کا اس مبارک مہینہ میں یہاں رہنا از بس ضروری ہے اور فرمایا ہم آپ کے لئے وہ دعا کرنے کو طیار ہیں جس سے باذن اللہ پہاڑ بھی ٹل جائے فرمایا میں آجکل احباب کے پاس کم بیٹھتا ہوں اور زیادہ حصہ اکیلا رہتا ہوں یہ احباب کے حق میں از بس مفید ہے۔ میں تنہائی میں بڑی فراغت سے دعائیں کرتا ہوں اور رات کو بہت سا حصہ بھی دعاؤں میں صرف ہوتا ہے +"

اب غور کرو کہ یہ وفاداری اور نباہ کسی ایسے شخص میں جو مفتری علے اللہ ہو ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

عمل جراحی کے دوسرے دن حضرت اقدس نے مولویصاحب کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا۔ فرمایا کہ "میں نے مولویصاحب کے لئے بہت دعا کی ہے اور یہ مرض بہت خطرناک تھی اللہ تعالے نے انہیں شفا دی ہے اور وہ بچ گئے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص خطرناک اور سخت مرض سے نجات پاتا ہے وہ فرشتوں سے مل جاتا ہے۔ اسلئے مولویصاحب سے کہنا کہ وہ میرے لئے بھی دعا کریں کہ میرے جو مقاصد ہیں اللہ تعالے مجھے انمیں کامیاب کرے" یہہ حضرت اقدس کی تقریر کا مفہوم یا مطلب ہے۔ ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب نے مولوی صاحب کو یہہ پیغام سنایا۔ سنانا تھا کہ حضرت کی شفقت۔ اور ہمدردی اور بندہ نوازی پر غور کرکے پہوٹ پہوٹ کر رو پڑے۔ یہانتک کہ ہچکی بندھ گئی۔ کئی منٹ کے بعد جا کر طبیعت درست ہوئی۔

اور فرمایا۔ "اسکی سچائی کا یہہ کیسا بیّن ثبوت ہے میں کیا اور میرے لئے اسقدر شفقت اور کرم کیا؟ میں سچ کہتا ہوں کہ ہمیشہ اپنے وعظوں۔ تقریروں اور تحریروں کو دیکھکر اپنے اندر ہی اندر سوچا کرتا تھا کہ وہ اخلاص جو اللہ تعالے چاہتا ہے ابھی نہیں ہے + لیکن اب اس مرد خدا کی دعاؤں اور توجہ نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ اللہ تعالے کے حضور مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں + اس کا ہمارے لئے دعا کرنا تو اسکا عین **فضل** ہے لیکن ہمارا اس کے لئے دعائیں کرنا کہ وہ اپنے مقاصد میں **کامیاب** ہو یہ ہمارا **فرض** ہے۔ میں آپ کی اس شفقت کو جب دیکھتا ہوں تو ساری کوفت دور ہو جاتی ہے" اس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے حسب معمول پٹی کھولی اور دوسری پٹی لگا دی۔ اوپریشن سے ایک دن پہلے جناب سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور کو حضرت اقدس نے بذریعہ تار بلایا۔ وہ دوسرے دن بعد دوپہر آپہونچے۔ اور پوری ہمدردی اور توجہ کے ساتھہ ڈاکٹر میرزا کے ساتھہ مصروف علاج ہوئے اور ۵ ستمبر کو واپس چلے گئے + حضرت حکیم الامۃ کی حالت بھی قریب قریب حضرت اقدس کی سی حالت ہو رہی تھی۔ مولویصاحب کی تکلیف اور کرب کو آپ بھی دیکھہ نہیں سکتے۔ باوجود اتنے بڑے قوی الحوصلہ ہونے کے انکی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے۔ مجھے فرماتے تھے "مولویصاحب کی علالت نے مجھے سب کچھہ بہلا دیا ہے میرے دل میں انکے لئے بہت محبت ہے۔ ایسا آدمی ہم میں دوسرا پیدا نہیں ہو سکتا + اللہ تعالے ان کو شفا دے تو میں بعض مضامین کو مکمل کروں گا"

ایک بات ذکر کرنے سے رہی جاتی ہے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نے جب اعلٰے حضرت کی یہ بیقراری دیکھی تو ان کے دل پر بھی اسنے خارق عادت اثر ڈالا وہ بہت متاثر ہوئے اور آپ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل اسے تسلیم کیا۔ حقیقت میں جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں وجدانی طور پر یہہ بڑی بھاری دلیل آپ کی سچائی کی ہے۔ حضرت اقدس کو یہانتک خیال ہے کہ ہر روز قریبًا بلا ناغہ پٹی کہولنے سے پہلے یا کبھی بعد غیر معمولی طور پر مسجد میں تشریف لاتے اور ڈاکٹر صاحب سے حالات دریافت کرتے ہیں پھر نماز سے پہلے پورے حالات پوچھتے اور وقتًا فوقتًا خبریں منگواتے رہتے ہیں۔ اس اپریشن کے بعد حالت کسی قدر اچھی ہوئی تھی کہ یکایک ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء کو بائیں طرف اسی زخم کے قریب اماس اور سرخی نظر آئی۔ اور تشخیص ہوا کہ ابھی ایک اور کاربنکل (سرطان) ہے حضرت اقدس کو اطلاع دیگئی جس سے آپ کا تردد اور بھی بڑھ گیا۔ فرمایا میں دعا کروں گا دعاؤں میں بڑی تاثیر ہے اور ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ اسکو بھی کھولدو۔ چنانچہ ۹ ستمبر کو وہ بھی کھول دیا گیا اور مردہ گوشت نکال کر پھینکا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالے نے کچھہ ایسا فضل کیا کہ مولوی صاحب کی حالت صحت بہت ہی عمدہ ہے۔ آج ابھی پٹی نہیں کھولی گئی تھی۔ جو حضرت اقدس حسب معمول تشریف لے آئے۔ اور ایک رویا بیان کی۔ جو بڑی ہی مبارک اور مبشر رویا ہے۔ جسکو میں نے اس مضمون کے آخر میں درج کر دیا ہے + فرماتے تھے کہ آجتک جسقدر الہامات اور مبشرات ہوئے تھے انمیں نام نہ تھا لیکن آج تو اللہ تعالے نے خود مولوی عبد الکریم صاحب کو دکھا کر صاف طور پر بشارت دی ہے۔ اس رویا کو سن کر جب ڈاکٹر صاحب پٹی کھولنے گئے ہیں تو خدا کی عجب قدرت کا مشاہدہ کرتے ہیں اور وہ یہ کہ سارے زخم پر انگور آ گیا ہے والحمد للہ علی ذالک + غرض اسوقت تک زخم کی حالت اچھی ہے اور مولوی صاحب رو بہ صحت ہیں۔ ضعف اور نقاہت ہے اسکی وجہ یہ بھی ہے کہ کئی دن سے کھایا کچھہ نہیں + تھوڑی سی یخنی یا دودہ پیتے ہیں۔

بہرحال رب کریم کے حضور سے بہت بڑی امیدیں ہیں کہ وہ اپنے بندے کو ضائع نہ کرے گا۔ جماعت کا فرض ہے کہ وہ **مولویصاحب کے لئے خاص طور پر دعائیں کرے۔**

میں اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ایک بات اور لکھنا چاہتا ہوں جو امید کی جاتی ہے بڑی مفید اور مولویصاحب کی سیرت کا ایک جزو ہے۔ ایک دن حسب معمول ہم لوگ پٹی کھولنے اور دوسری پٹی لگانے کے واسطے گئے تھے۔ مولویصاحب کی حالت نسبتًا اچھی تھی + وہ بیٹھے ہوئے تھے پٹی لگ چکی تھی۔ خود ہم لوگوں میں ایک معمولی ذکر کسی شخص کے متعلق ہو گیا۔ آپ سخت برافروختہ ہوئے۔ باوجودیکہ ہم سب سے آپ کو بڑی محبت اور **خاص تعلق** ہے لیکن اظہار حق اور نصیحت سے کبھی نہ رکنے والی طبیعت خدا نے آپ کو دی ہے۔ **فرمایا** دیکھو میں کبھی پسند نہیں کرتا کہ تم لوگ کسی کا ذکر کرو۔ یہ گناہ میں داخل ہے۔ میں نے اب سمجھا ہے کہ جوانی میں ہی ہر ایک قسم کی **عبادت** ہو سکتی ہے۔ اور اسکا لطف آتا ہے۔ میں اب بیٹھہ کر اشاروں سے نماز پڑھتا ہوں۔ یہہ دن ہنسی کے نہیں۔ پھر فرمایا اہ! ساری عمر میں **دو دن** کی نمازیں ضائع ہوئی ہیں۔

یہہ وہ دو دن تھے جن میں اپریشن کیا گیا ہے اور
۵ - ستمبر ۱۹۰۵ء ... رحم کرے ۔"

سیات نے ایک خاص اثر ہم سب پر کیا ۔ خدا کرے کہ وہ اثر دیر پا اور مفید نتائج پیدا کرنے والا ہو آمین

ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے معمولی چیرا دینے سے دوسرے دن بعد فرمانے لگے کہ میں خداتعالے کی عجیب در عجیب قدرتوں پر ایمان لایا ہوں ۔ کہ کس طرح پر اسنے مجھے اس بیماری میں مبتلا کرنے سے پہلے دو مختلف سمتوں سے دو ڈاکٹر بھیجدئے ۔ یہہ اسکی سامان سازی ہے اور اصل میں تو اسوقت سے حیران تھا کہ جب ایک عرصہ ہوا مینے خواب میں دیکھا تھا کہ ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب مجھسے عربی پڑھنے آئے ہیں اور مینے کہا کہ انکے ساڑھے بیس روپیہ تنخواہ منظور ہے اور کسی کی کئی سو بھی منظور نہیں ہے ۔ اب معلوم ہوا کہ اس خواب کا تعلق اس وقت سے تھا ۔" غرض جب مولوی صاحب کے پاس جاؤ ۔ تو رضا بالقضاء اور خداتعالی کے احسان و کرم اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے تذکرہ کے سوا اور کوئی بات نہیں ہے معمولی بات پر ایک دو لفظ بیماری کے متعلق کہدیئے گئے پھر اگر کوئی بات ہے تو اسکا مضمون وہی ہے جو مینے اوپر بیان کیا ہے ۔ میں سردست ان تمام واقعات اور حالات کو جو مجھے مل سکتے ہیں بلا لحاظ ترتیب جمع کئے دیتا ہوں ۔ اگر خداتعالے نے مجھے توفیق دی یا کسی اور کو موقع ملا تو ان واقعات سے مفید سبق پیش کر سکے گا ۔ اور خداتعالے کے فضل و کرم سے امید ہے کہ الحکم کے ناظرین مولویصاحب موصوف کا اپنا کوئی آرٹکل اس علالت پر پڑھیں ۔ خدا کرے ایسا ہی ہو آمین ۔

تازہ الہامات و مکاشفات

۲ - ستمبر ۱۹۰۵ء - سینتالیس سال کی عمر - اِنَّا لِلّٰہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - (اس سے دوسرے دن ۳ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک شخص کا خط آیا جس نے اپنی بدکاریوں اور غفلتوں پر نہایت افسوس کی تحریر کر کے لکھا - اب میری عمر سینتالیس سال کی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون - فرمایا - کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو خط باہر سے آنے والا ہوتا ہے - اس کے مضمون سے پہلے ہی سے اطلاع دی جاتی ہے -

۴ - ستمبر ۱۹۰۵ء - ماکان لنفسٍ ان تموت الا باذن اللّٰہ -

۱ - ۷ - ستمبر ۱۹۰۵ء ایک کاغذ دکھایا گیا جیسا کہ منی آرڈر کا فارم ہوتا ہے - اور سامنے اس کے پاس عـہ پندرہ رکھے ہوئے ہیں (اس کشف کے تہوڑی دیر بعد پندرہ کا ایک منی آرڈر آیا -)

۲ - ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا -

آتش نشان

۳ - پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا تھا -

مصالح العرب - مسیر العرب

۴ - پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا تھا -

بامراد

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا تھا -

ردبلا

۷ - ستمبر ۱۹۰۵ء - قبل ظہر - وامّا بنعمة ربّک فحدّث -

۸ - ستمبر ۱۹۰۵ء - اذا جاء افواج وسُمِع من السّماء -

کفن میں لپیٹا ہوا

فرمایا - معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں -

---

۷ - ستمبر ۱۹۰۵ء مذکورہ بالا الہامات سنا کر فرمایا کہ بعض دفعہ وحی اس طرح پر نازل ہوتی ہے - کہ کوئی کاغذ یا پتھر وغیرہ دکھایا جاتا ہے - جس پر کچھہ لکھا ہوا ہوتا ہے -

فرمایا اللہ تعالے کے نشان اس طرح کے ہوتے ہیں - کہ ان میں قدرت اور غیب ملا ہوا ہوتا ہے اور انسان کی طاقت نہیں ہوتی - کہ ان کو ظاہر کر سکے -

فرمایا - مولویصاحب کی زیادہ علالت کے وقت میں بہت دعا کرتا تھا - اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے جن سے ناامیدی ظاہر ہوتی تھی - اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موت کا وقت ہے - اور ظاہر طب کی رو سے بھی معاملہ خوفناک تھا - کیونکہ ذیابطیس والے کو سرطان ہوجائے تو پھر بچنا مشکل ہوتا ہے اس دعا میں میں نے بہت تکلیف اٹھائی یہانتک کہ اللہ تعالے نے بشارت نازل کی - اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا - جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی - جو گذشتہ اخبار میں چھپ چکا ہے

اُمّت بمنزلہ عورت اس دعا میں مینے ایک شفاعت کی تھی جیسا کہ خواب کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے - کہ یہ شخص میرا دوست ہے - خدا کی قدرت اور اس کا عالم الغیب ہونا ظاہر ہوتا تھا - کہ مولوی صاحب بچ گئے - خدا کی کتب میں نبی کے ماتحت اُمّت کو عورت کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ایک جگہ نیک بندوں کی تشبیہ فرعون کی عورت سے دی گئی ہے - اور دوسری جگہ عمران کی بیوی سے مشابہت دی گئی ہے - انجیل میں بھی مسیح کو دولہا اور اُمّت کو دلہن قرار دیا ہے -

۵ ستمبر ۱۹۰۵ء - اِنّ المنایا لا تطیش سہامہا

اسکی وجہ یہ ہے - کہ اُمّت کے واسطے نبی کی ایسی ہی اطاعت لازم ہے - جیسی کہ عورت کو مرد کی اطاعت کا حکم ہے اسی واسطے ہماری رویا میں عبداللہ نے کہا -

تعبیر رؤیا کہ میری بیوی بیمار ہے - عبداللہ نبی کا نام ہے قرآن شریف میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عبداللہ آیا ہے - مٹھن سے مراد وہ لذت اور راحت صحت کی ہے - جو بیماری کی تلخی کے بعد نصیب ہوتی ہے - مقبول سے مراد ہے کہ دعا قبول ہوگئی - یہ سب گہرے استعارات ہیں اور تمثلات ہیں جبتک آسمان پر نہ ہو زمین پر کچھہ نہیں ہو سکتا - مولویصاحب کا اس بیماری سے صحت پانا ایک بڑا معجزہ ہے -

مطالعہ کتب سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں - کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جسکو علم نہیں ہوتا - مخالف کے سوال کے آگے حیران ہوجاتا ہے -

مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر تھا - ایک دوست نے عرض کی کہ کہیں مرنے کے وقت توبہ کر لیگا - فرمایا اللہ تعالے ہر شئے پر غالب ہے - ایک وہ زمانہ تھا کہ ہماری جوتیاں جھاڑ کر آگے رکھتا تھا - ہمکو وضو کرانا ایک بڑا ثواب جانتا تھا - براہین کا ریویو اس نے خود بخود لکھا - ہماری درخواست نہ تھی - تعجب نہیں کہ وہ کسی وقت پہلی حالت پر پھر لوٹ آئے - جیسا کہ ہم رویا میں دیکھہ چکے ہیں بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہوتی ہیں یہ رویا چھپ چکا ہے جس میں نے دیکھا تھا کہ وہ ایک چھوٹا لڑکا ہے ننگا - رنگ سیاہ اور بدشکل ہے - مینے اسکو اشارہ سے بلایا تب وہ آیا اور میرے گلے لگا اور پورے قد کا ہوگیا اور اس پر لباس بھی ہے اور رنگ سفید ہے تب مینے کہا کہ آپ کا ہمارا اس قدر مقابلہ رہا - ممکن ہے - کہ قلم سے یا زبان سے کوئی سخت لفظ نکل گیا ہو تم بخش دو - اس نے کہا اچھا مینے بخشا تب مینے کہا کہ تم نے جو ایذا ہم کو دی تھی - وہ بھی ہم نے بخش دی تب ہم نے اسکی دعوت کی جسکو اس نے کچھہ تردد کے بعد قبول کیا اور ایک شخص جان محمد نام ہے تب مینے کہا کہ یہ مقدر تھا کہ جس دن یہ شخص مرے اسدن تم توبہ کرو -

ہجرت آج کے الہام مسیر العرب کا ذکر تھا فرمایا - اسکے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ عرب میں چلنا - شاید مقدر ہو کہ ہم عرب میں جائیں - مدت ہوئی کہ کوئی ۲۵ - ۲۶ سال کا عرصہ گذرا ہے ایک دفعہ مینے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھہ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے - انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں - مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں - تو وہ ممالک حضرت عمر

حمد و سپاس حق

شکرِ خدا کہ ہم نے - پایا ہے وہ زمانا
جس میں کہ تھا مقدر - عیسےٰ مثیل آنا
آیا مثیل عیسےٰ - حضرت غلام احمد
تبلیغ حق سنانے - لیکن نہ تمنے مانا
تمنے سُنایا اوسکو - عیسےٰ ہے آسمان پر
آوے گا تا وہ مارے - دجّال جو ہے کانا
قتل دجال کر کے - جاوے گا سوئے مسجد
مہدئی کے پیچھے صف میں - کرنے ادا دوگانا
اُس نے کہا کہ عیسےٰ - کشمیر میں ہے مدفون
جھوٹی ہے سب کہانی - عیسےٰ مسیح کا آنا
فرقان کی کونسی آیت - اور کس حدیث میں ہے
عیسےٰ ناصری کا - زندہ فلک پہ جانا
جتنے بڑے تھے عالم - سب نے کہا مرا ہے
کس نے لکھا ہے زندہ - ہمکو ذرا بتانا
آویگا جو زمین پر - ہوگا مثیل عیسےٰ
مہدئی اُسیکو سمجھو - دہوکا کہیں نہ کہانا
دونو جدا نہیں ہیں - وہ ایک ہی بشر ہے
جو قادیان میں آیا - لیکن نہ تمنے جانا
ارض و سما برابر - تصدیق کر چکے ہیں
تکذیب تم نہ کرنا - مت گالیاں سنانا
مہمان ہوا ہمارا - یہہ مصطفےٰ کا خادم
خدمت سے پیش آؤ - ہرگز نہ جی چرانا
ہاں قادیان میں جاکر - کر لو نیاز حاصل
تکذیب کرنا چھوڑ دو - چھوڑ و یہ دل دکھانا
مانو یہی مسیح ہے - آنا تھا جس نے آیا
اسوقت کو عزیزو - اچھا نہیں گنوانا
کیا تم جواب دوگے - پوچھیگا جبکہ خالق
آیا تھا تم میں عیسےٰ - جانا تھا یا نہ مانا
خاموش ہو رہو گے - الزام سر پہ لیکر
سننا نہیں ہے اُس نے - تمسے کوئی بہانا
اب وقت ہے عزیزو - محزون کی بات مانو
ہرگز نہیں ہے ہرگز - اس عمر کا ٹھکانا

(رقیمہ نیاز محمد یوسف احمدی محزون از مردان ضلع پشاور

کیا ضروری نہیں کہ

(۱) خریداران الحکم کی خدمت میں گذارش ہے - کہ بوقت خط و کتابت اپنی خریداری کا نمبر جو کہ انکی چٹھوں پر نام کے ساتھہ ہی چھپا ہوا ہے - ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف -

(ایڈیٹر)

عمرین

حضرت اقدس کی پرانی تحریرون مین سے کچھ

(خاص الحکم کے کالمون مین شایع ہونے والے مضامین)

مراتب توحید

مراتب توحید کی باعتبار ترقیات معرفت نفس کے تین ہین

پہلا مرتبہ توحید کا یہہ ہے جو خدا کو شرک جلی سے جو بدیہی البطلان ہے منزہ اور پاک سمجھے اور وہ ظلم صریح اور کذب فاش جو بہ نسبت ذات باری کے مشرک لوگ اختیار کرتے ہین اس سے توبہ کرے یہہ وہ مرتبہ معرفت نفس کا ہے جو معلومات بدیہیہ مین سے ہے کہ جسمین کسی نوع کی نظر اور فکر کی حاجت نہین اور یہہ توحید اسلئے بدیہی ہے جو مشارکت ممکن ہالک الذات کے ذات واجب باری سے متصف نہین پایگا بلکہ خلاف مراد باتون کے تحت مین مقہور اور مغلوب دیکھے گا اور یہ امر ایسا ظاہر ہے کہ باوجود اسکی مقہور چیزون کو ایک ذات قاہر کے ساتھہ برابر کرنا سخت حماقت اور اشد سفاہت ہے پس یہ وہ توحید ہے جو بلاحظ صفت قاہریت باری تعالے سے جو اجلی بدیہات ہے پیدا ہوتی ہے اسلئے یہہ توحید کسی نظر اور فکر پر موقوف نہین بلکہ بدیہی توحید ہے اور اسی وجہ سے اس توحید کے لئے ہر ایک شخص سے مواخذہ ہے خواہ وہ ادنے سے ادنے عقل رکہتا ہو اور اسی کا باعث ہے ترک کرنا اس توحید کا قابل بخشش نہین۔

اور اثر اس توحید کا خوف اور توبہ اور التزام حق اور ترک ناحق ہے کیونکہ مشاہدہ صفت قاہریت باری تعالے سے خوف پیدا ہوتا ہے اور خوف کے غلبہ سے انسان ایک قسم کا ظلم چھوڑتا ہے اور حق اختیار کرتا ہے اسی جہت سے توریت مین جو اس توحید کے قایم کرنے کی تاکید کرتی ہے التزام حق اور ترک ناحق کی تاکید ہے اور اسی کے مناسب حال ہی جو توریت مین دانت کے عوض دانت اور آنکہہ کے عوض آنکہہ فرمایا گیا تا انسان التزام حق کی ورزش پیدا کرے اور کثرت التزام سے حق پر قایم ہونے کا ملکہ حاصل ہو۔

غرض شرک جلی وہ ہے جو اُن چیزون کو خدا کا شریک ٹھیرانا کہ جنکو بہ بداہت نظر خدا کے کامون سے کچھہ واسطہ اور تعلق نہین بلکہ مقہور اور مجبور ہین مثلاً کوئی شخص خیال کرتا ہے کہ فلان دیوتی نے مجھکو بیٹا دیا ہے حالانکہ کسی دلیل سے ثابت نہین کہ اولاد بخشنے کا اس ہستی کو اختیار ہے۔ بلکہ اوس کا مقہور ہونا ثابت ہے۔

دوسری توحید یہ ہے جو خدا تعالی کو شرک خفی سے کہ جس کا دریافت کرنا نظر اور فکر پر موقوف ہے منزہ اور پاک سمجھے اور وہ توحید یہ ہے جو اسے شرک سے توبہ کرنا جو بظاہر نظر وہ شرک صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے اور اون چیزون کا اُن کامون سے تعلق پایا جاتا ہے۔ جیسے واقعاً دیکھا جاتا ہے جو آگ جلاتی ہے اور پانی سردی پہونچاتا ہے اور سورج سے روشنی پہونچتی ہے اور کوئی دیتا ہے اور کوئی چھینتا ہے لیکن دقیق نظر کرنے سے ثابت ہوتا ہے جو موثر حقیقی ایک ہی ہے اور سب عطا اور منع اور عزت اور ذلت اور راحت اور زحمت اُسی ایک کی طرف سے ہے اور یہ توحید ملاحظہ تصرف باری تعالے سے پیدا ہوتی ہے یعنے جب انسان بغور تمام تصرفات الٰہیہ کو دنیا پر دیکھتا ہے اور اُسے تجارب کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کیونکر خدا تعالے عقلمند کی تدبیرون کو توڑکر اپنی تقدیر ظاہر کرتا ہے تو اوسکو خدا کی تقدیر کے آگے تمام اسباب منقطع نظر آتے ہین یہہ مرتبہ اگرچہ نظر اور فکر سے سمجھہ مین آسکتا ہے لیکن کمال بصیرت اس مین جو حق الیقین کا مرتبہ ہے بجز تنبیہات خاص باری تعالے کے حاصل نہین ہوتی اور اس کامل بصیرت کے لئے انسان خدا کی تنبیہ کا محتاج ہے۔ جو اُسکو اس معرفت کامل پر تنبیہ کرے اور خدا نے بطور نمونہ کے اس تنبیہ کو اپنے کلام معجز نظام مین بیان فرمادیا ہے تا جو شخص اپنا ذاتی تجربہ نہ رکہتا ہو تو وہ اُس یقینی واقعہ کو سنکر یہہ درجہ معرفت کامل کا حاصل کرے۔ اور اس تنبیہ سے سارا قرآن شریف بھرا ہوا ہے کہ کیونکر معاندین اور مخالفین دین نے بالاتفاق یہہ ارادہ کیا جو نور اسلام کو بجہادین مگر خدا نے پہلے ہی سے بتلا دیا جو اُس نور کو وہ نہین بجہا سکینگے۔

یریدون ان یطفوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ اور ایساہی فرمایا سنریھم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسھم اور ایساہی فرمایا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ پس ان آیات مین خدا نے ثابت کرکے دکہلا دیا ہے جو خدا کے ارادہ کے مقابلہ پر کوئی تدبیر پیش نہین جاتی اور وہی عزت دیتا ہے اور وہی ذلت۔ جیسا فرماتا ہے قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر۔

پس خدا نے کمال یقین کے دلانے کے لئے یہہ نمونہ قایم کیا پس یہ نمونہ تصرفات الٰہیہ پر ایسا یقین پیدا کراتا ہے جو مجرد عقل سے وہ یقین حاصل نہین ہوسکتا۔

اب حاصل کلام یہ ہے کہ یہ درجہ توحید کا ملاحظہ تصرفات باری تعالے سے پیدا ہوتا ہے اور اثر اس توحید کا توکل اور امید اور صبر اور خدمت اور تقوی اور طہارت اور کرم اور عفو اور رحم ہے۔

تیسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ جسکے سمجہنے کے لئے مجرد نظر اور فکر کافی نہین اور نظر اور فکر بطور ظن غالب کے تو اوس تک پہونچا سکتی ہے لیکن مجرد نظر سے کوئی درجہ یقین کا اُس مین حاصل نہین ہوتا بلکہ کم سے کم اس کا علم الیقین بہی تبہی حاصل ہوتا ہے کہ جب ساتھہ اوس کے کسی قدر تزکیہ نفس کا ہو اور مرتبہ حق الیقین کا اُسمین تب حاصل ہوتا ہے کہ جب کامل طور پر تزکیہ نفس کا ہو کہ جسمین کامل طور پر محبت الٰہیہ لازم ہے۔

یہہ وہ مرتبہ توحید کا ہے کہ جسمین انسان شہود ہستی حقیقی باری تعالے سے اپنی ہستی اور دوسری تمام مخلوقات کی ہستی کو کالعدم اور لاشے اور نابود سمجہے اور احدیت ذات باری تعالے کا ایسا اُسپر غالب آجائے کہ اُسکی آنکہہ دوسری چیزون کے دیکہنے سے بالکل خیرہ اور ماندہ ہوجائے اور اپنے وجود سے ایسا کہو یا جائے کہ کچہہ بہی اوس کا نام و نشان نہ رہے یہہ مرتبہ بذریعہ محبت کامل کے ملتا ہے اور بذریعہ محبت کامل کے ہی کامل طور پر سمجہہ آتا ہے۔ اسی مرتبہ کے حصول پر سعادت عظمی انسان کی موقوف ہے۔ مگر اب یہ سوال ہے کہ یہ مرتبہ کیونکر حاصل ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مرتبہ تکمیل قوت نظریہ اور تکمیل قوت عملیہ سے حاصل ہوتا ہے تکمیل قوت نظریہ کی ضرورت اسلئے ہے کہ اس مرتبہ کے حصول کے لئے جہانتک ممکن ہو اسبات پر یقین کامل حاصل ہونا ضروری ہے کہ خداوند تعالے جو صانع عالم ہے موجود ہے اور وہ مبدء ہے تمام فیضون کا اور جامع ہے تمام خوبیون کا اور مرجع اور محتاج الیہ ہے تمام مخلوقات کا اور اوس کا ہر یک نفس پر احسان ثابت ہے اور اوس کی ہر یک شے پر رحمت محیط ہے اور اُسکی ہر یک چیز پر قدرت نافذ ہے اور وہ بے مثل ہے اپنی ذات مین اور بے نظیر ہے اپنی خوبیون مین اور لاثانی ہے اپنے احسانات مین اُسکے ارادہ اور خواہش کا کو مانع نہین اور اوس کے تصرفات کا کوئی مزاحم نہین اور اُسکے ملک مین کوئی شریک نہین ہر ایک چیز اُس کے ہاتہہ مین مقہور اور مغلوب ہے اور ہر یک وجود اُسکی صفت اور ہر یک بقا اوس کے سہارے اور آسرے سے ہے اس مین کسی نوع کا نقصان نہین اُسمین کوئی بہی عیب نہین اسمین کسی طرح سے کمزوری نہین اور وہ کسی چیز سے غافل اور بے خبر نہین۔ اخلاق فاضلہ مین کوئی اُسپر سبقت نہین لے جاسکتا اُسکے رحم کی طرح کسی کا رحم نہین اوس کے احسان کی طرح کسی کا احسان نہین اُسکی پردہ پوشی اور ستاری اُسکی مغفرت اور غفاری بے مثل ہے اوس کے فضلون کا کوئی حد اور کنارہ نہین اُسکی نعمتون کا کوئی شمار نہین اور اوس کی مانند کوئی وفادار نہین ایک بہی نہین ہر ایک خوبی جو سوچو اس مین موجود ہے اور ہر یک عمدہ خلق جو خیال کرو وہ اُسی مین ہے اوس کو کس سے مثال دین وہ تو اپنی تمام خوبیون مین بے نظیر ہے وہی محبوب ہے اگر کوئی سوچے وہی خوب ہے اگر کوئی خیال کرے اُسکے حسن کی تجلیات دلون کو کہینچ لیتی ہین اُسکی نگہ کے لطیف جذبات روحون کو مست کردیتے ہین۔ اے انسان جس لذت کو تو چاہتا ہے وہ خدا مین ہی ہے اور جس خوشی کا تو طلبگار ہے وہ اُسی مین ہے تیری ساری نیکنامی تیری تمام عزت اُسی کے پیوند مین ہے وہی حاکم ہے جسکے ہاتہہ مین تیری جمیع مہمات مین وہی معالج ہے جسکے پاس تیری تمام دردون کا علاج ہے وہی دانا مدبر ہے جسکو تیری بگڑے ہوئے کامون کی تدبیر یاد ہے اُسی کو تیری بہتری کے طریق معلوم ہین اور وہی اخلاص سے تیری بہتری کا خواہان ہے۔ اے مغرور جب تو عاجز ہوجائے گا تو بغیر اوس کے تجہہ پر کون رحم کریگا اور جب تو دردمند ہوکر گر پڑے گا بجز اوس کے کون تیرے دردون کا معالج ہوگا اور جب تو ناکارہ ہوکر بستر پر پڑیگا تو بجز اوس کے کون تجہے پوچہے گا۔ بجز اوس کے کون وفادار ہے جو ہر حال تیری بیمارون کو اٹہاتا رہے گا۔ اے نادان وفاداری کس سے ڈہونڈہتا ہے کیا انسان سے جو سخت خود مطلب ہے اور محبوب کسکو بناتا ہے جس مین ہزار گنا فت موجود ہے۔

جو شخص اس جہان مین اندہا رہا ہے وہ دوسرے جہان مین بہی اندہا ہوگا خدا سے الگ رہنا بڑا بہاری وبال ہے اُس سے مُنہہ پہیرنا بڑی بدنصیبی ہے۔ اُسکی الوہیت کا یہی تقاضا ہے جو ہر یک بندہ اُسکے سامنے تذلل کرے موت اور فوت اور ہر یک طرح کی عجز اور درماندگی جو خدا نے بندہ کو لگا دی ہے یہہ صریح اس بات پر دلیل ہے جو خدا نے کسیکو اپنے ساتھہ برابر کرنا نہین چاہا اور ہر یک چیز کا تذلل دیکہنا چاہا ہے پس سعادت انسان کی اسی مین ہے کہ جو اُس نے چاہا ہے وہ حال آپ قبول کرے اور موتوا قبل ان تموتوا کا جامہ پہن لے اور اگر ایسا نہ کرے گا تو اس جہان مین بہی اُس جہان مین بہی ذلت دیکہے گا اور حضرت قدیم کو اُسکی کچہہ پروا نہین کہ جب یہ تمام امور علے وجہ البصیرت معلوم ہون تو موجب توجہ الی اللہ ہونگے اور محبت الٰہیہ کی تحریک کرینگے ✦

مسلمانان جاوا کی آئندہ حالت

مصر کے ایک نامی صحیفہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کسی فرنگستانی اخبار مین مندرجہ بالا عنوان پر میری نظر سے ایک مضمون گذرا تھا اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کے متعلق جس قدر حالات سے مین واقف ہو چکا ہون انہین ہدیہ ناظرین کرون۔

اسوقت جزائر جاوا ہالینڈ کے ماتحت ہین جزیرہ جاوا مین عرب ۸۲۳ھ مین گئے۔ اور اسپر قابض ہو گئے۔ بلکہ اوس کے قرب و جوار کے اور بہت سے شہرون پر اونہون نے اپنا تصرف جما لیا۔ ابتدائی حکومت ہی سے اس مین اسلام پھیلتا گیا۔ اور جاوا کا اکثر حصہ مشرف باسلام ہو گیا اس کے بعد بارہوین صدی ہجری مین سوماٹرا بورنیو اور ملیبز تک اسلام پھیل گیا لیکن بلحاظ سلطنت یہان کی کیفیت یہ ہے کہ یہان کوئی مستقل بادشاہ نہین سمجھا جاتا۔ بلکہ ہر ایک شہر کی سلطنت الگ تھی چنانچہ یہان کے مشہور شہر بانٹن۔ بٹرکیو ملیس۔ بوقر۔ شاسخور۔ باندوغ۔ فاروت۔ جوکچہ۔ سوراکرتہ۔ سمرایا۔ سمارانغ۔ ماکلنوغن۔ اور تیغل وغیرہ کی یہی کیفیت تھی۔ اور اب یہ تمام شہر ہالینڈ کے ماتحت ہین لیکن ڈچ حکومت ان پر نہایت سختی کرتی ہے اسلئے وہ گورنمنٹ سے نہایت خائف رہتے ہین۔

اسپر زیادہ تر افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانان جاوہ امور دینیہ سے محض جاہل اور ناواقف ہین۔ ان مین ایسا کوئی بھی شخص نہین ہے جو انہین مذہبی امور کی تعلیم دے سکے۔ بارہوین صدی ہجری مین بھی اس جزیرہ مین بہت سے عرب آئے۔ لیکن وہ سب تجارتی کاروبار مین مصروف رہتے ہین اور دینیہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان کے اخلاق وعادات اور افعال بھی جاویون جیسے ہی ہین۔

ہالینڈ نے جاویون کی تعلیم کا اچھا انتظام کر رکھا ہے اور جا بجا اون کے لئے مدارس کھول رکھے ہین۔ مگر وہان کے عرب اس سے مستثنیٰ و محروم ہین۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ عرب ان کی اس تعلیم سے ناخوش ہین۔ اسلئے کہ ان کے مدارس مین مسیحی مذہب کی تعلیم دیجاتی ہے اور ابتداءً ان مسائل کی تعلیم ہوتی ہے۔ جو مذہب اسلام کے برخلاف ہین۔ قطع نظر اسکے تعلیم قرآن اور عربی خط و کتابت سیکھنے کی ان کو ممانعت کردی گئی ہے۔ اسلئے وہ عربی زبان نہین لکھہ پڑھ سکتے حکومت نے ان کو جاویون سے خلط ملط رہنے کی بھی ممانعت کردی ہے اور ان پر اپنے اس حد تک تعصب روا رکھا ہے کہ اگر کوئی حاکم انہین قرآن کریم یا کوئی اور مذہبی کتاب پڑھتے ہوئے دیکھہ لے تو ان کو سخت سزا دیجاتی ہے۔ میلاد شریف پڑھنے کی بھی سخت ممانعت ہے۔ جاوہ کے مسلمانون پر چونکہ جہالت غالب ہے اسلئے ان کی طبیعت جاویون سے بھی زیادہ سخت ہے۔ ان مین کچھہ علماء بھی ہین وہ حتی الامکان ان کی اصلاح کی بہت کوشش کرتے رہتے ہین گو حکومت کی سیاست کے لحاظ سے ان کی جانب سے جو کچھہ بھی سعی ہوتی رہتی ہے وہ نہایت خطرناک ہوتی ہے۔ اسلئے کہ حکومت کو انکے علماء سے خصوصیت کے ساتھ تعصب ہے۔ چنانچہ وہ اون کے علماء کو اکثر قید کرتی رہتی ہے۔ بلاد جاوہ مین ہم اس قسم کے امور کا شب و روز مشاہدہ کرتے رہتے ہین۔

ناظرین! مسلمانان جاوہ کی اس حالت سے ان کی آئندہ حالت کا خود اندازہ کرسکتے ہین اور کہہ سکتے ہین کہ مسلمانان جاوہ کا انجام کیا ہونا ہے۔

اسکے قریب ایک جزیرہ اور واقع ہے جو سوماٹرا کے نام سے مشہور ہے۔ سلطنت عباسیہ کے اخیر زمانہ مین جوہانشاہ نامی شخص بمع ہزار سپاہ سے اسپر متصرف ہوا تھا جب سے اب تک اس جزیرہ پر مسلمانون کا قبضہ ہے۔ یہ لوگ جاویون کا برابر مقابلہ کرتے رہتے ہین اور اب قریب ۵۰ سال سے جاویون سے جنگ کر رہے ہین اور یہ جنگ صرف جاویون کیطرف سے ہے۔ اور اس لئے ہے کہ سوماٹرا مین ایک سونے کی کان ہے۔ جاوی چاہتے ہین کہ ان سے کسیطرح یہ کان چھین لین۔ مگر اب تک وہ اپنے مقصد مین کامیاب نہین ہو سکے۔ تمام بلاد سوماٹرا اسوقت تک اسلامی حکومت ہی کے تابع ہین۔ مگر ہالینڈ ہمیشہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ سوماٹرا اسکے قبضہ مین آجائے اور گو اسے اب تک کامیابی حاصل نہین ہوئی ہے۔ تاہم اسے سوماٹرا کے بعض بعض سواحل پر تسلط کر لیا ہے اسکے قریب کے برنیو خلا- نونتبانک وغیرہ اور دیگر جزیرون کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی مسلمانون کے قبضہ مین ہین۔ ان جزیرون مین الماس اور دیگر قیمتی پتھرون کی کانین بھی پائی جاتی ہین۔ اور سوماٹرا مین سونے کے علاوہ کوئلہ کی بھی کانین ہین۔

تقسیم بنگال کے متعلق گورنمنٹ کا اعلان

ذیل کا اعلان (جسکے متعلق صاحب وزیر ہند باجلاس کونسل نے حضور ملک معظم کی منظوری کا حوالہ دیا ہے) شائع کیا جاتا ہے۔

جدید صوبہ مشرقی بنگال و آسام

گورنر جنرل بہادر ان اضلاع کو جو فی الحال چیف کمشنر آسام کے زیر انتظام ہین انڈین کونسلز ایکٹ ۱۸۶۱ء (۲۴ و ۲۵ وکٹوریا ۶۷) کے بموجب ایسا صوبہ بنانا چاہتے ہین جسپر احاطہ فورٹ سینٹ جارج و بمبئی کی امن و فلاح کے لئے وضع قوانین و ضوابط کے متعلق اس قانون کی دفعات منطبق ہو سکینگی۔ ہز ایکسیلنسی یہ بھی ہدایت کرتے ہین کہ صوبہ مشرقی بنگال و آسام کے نام سے معروف ہوگا اور پکارا جائیگا اور آنریبل مسٹر جاسف بامپفلڈ فلر سی ایس آئی۔ سی آئی ای۔ آئی سی ایس حال چیف کمشنر آسام اس صوبہ کے پہلے لفٹنٹ گورنر معہ ان اختیارات کے ہونگے جو اس عہدہ سے متعلق ہین۔ گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اکتوبر ۱۹۰۵ء کی سولہوین تاریخ کو وہ دن مقرر کرتے ہین جبکہ قانون مذکورہ نفاذ پذیر ہوگا۔ اور پندرہوین تاریخ اسکے لئے مقرر کرتے ہین۔ کہ صاحب لفٹنٹ گورنر قوانین و ضوابط مرتب کرنے مین اپنی مدد کے واسطے ممبر نامزد کرلین گورنر جنرل بہادر مزید اعلان کرنا چاہتے ہین کہ صوبۂ مذکور کے بنجانے پر اضلاع ڈہاکہ۔ میمن سنگہ۔ فریدپور۔ باقرگنج۔ ٹپرا۔ نواکھلی۔ چاٹگام۔ کوہستانی اضلاع چاٹگام۔ راجشاہی۔ دیناج پور۔ جلپگوری۔ رنگپور۔ بوگرا۔ پبنا۔ اور مالدہ جو اب بنگال ڈویزن احاطہ فورٹ ولیم کا جزو ہین۔ آئندہ سے اوس ڈویزن کے ماتحت یا اس کی حدود مین شامل نہین رہینگے۔ اور صوبۂ مشرقی بنگال و آسام کی لفٹینٹ گورنری مین شامل ہوجائینگے۔

دوسرا اعلان حسب ذیل ہے:-

ان اختیارات کے بموجب جو ان کو گورنمنٹ ہند کے ایکٹ ۱۸۶۵ء کی دفعہ ۴ کی رو سے حاصل ہین۔ گورنر جنرل بہادر اعلان کرنا چاہتے ہین کہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۵ء سے ضلع سنبھلپور (سوائے زمینداری چندرپور پدم پور اور پھلجہر کے) جو اب ممالک متوسط کا جزو ہے آئندہ سے بنگال ڈویزن احاطۂ فورٹ ولیم مین شامل ہوگا۔

(اختیارات ہائی کورٹ)

ذیل کا اعلان بصیغہ ہوم شائع کیا جاتا ہے بموجب اختیارات عطا کردہ انڈین ہائی کورٹ ایکٹ ۱۸۶۵ء دفعہ ۲ - گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر فورٹ ولیم بنگال کو اختیار دیتے ہین کہ ۱۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء سے حضور ملک معظم کی سلطنت ہند کے اس حصہ مین جسمین سوائے زمینداری چندرپور پدم پور اور پھلجہر کے ضلع سنبھلپور بھی شامل ہے تمام وہ اختیارات عمل مین لائے جو ہائیکورٹ مذکور وقتاً فوقتاً ان مقامات پر استعمال کرے جسکے لئے وہ قائم ہوئی تھی۔

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اوسکا مال و اسباب محفوظ رہے؟

حفاظت مال و اسباب کیلئے آپ ہمارے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بھی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی۔ مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سب پر سبقت لیجاتے ہین لکڑی کے صندوقونکے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پہلکے اور بہر زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیمک کا خطرہ اور نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتھ اسباب بند کر کے لیجا سکتے ہین چونکہ یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اس لئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ اکٹھے منگائینگے تو ان کے ساتھ خاص رعایت بھی کی جائے گی۔

مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو درخواست کرنے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکھو بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجاوے گی۔ تمام درخواستین بنام مستری محمد الدین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہیئے۔

درخواست نکاح

۱- ایک نوجوان احمدی شیخ قانونگو عمر ۱۸ سال خواندہ جسکی دوکان سوداگری کتب فروشی و جلد سازی شہر جموں مین ہے اچھی حیثیت اور معقول گذارہ رکھتا ہے کسی احمدی بھائی کے ہان شادی کا خواہشمند ہے مزید حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہین جو شیخ رحیم بخش قمرالدین احمدی و سوداگران اردو بازار جموں کے نام ہونی چاہیے۔

۲- مولوی غلام رسول صاحب راجیکے جو ایک عالم آدمی ہین بڑے زمیندار اور مخلص احمدی ہین غیر احمدیون مین ناطہ کرنا برا سمجھتے ہین نوجوان ہین عمر کوئی ۲۵-۲۶ سال کی ہوگی۔ مین ذاتی طور پر مولوی صاحب ممدوح کو جانتا ہون بڑے شریف الطبع اور مخلص احمدی ہین جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہین بذریعہ ایڈیٹر الحکم یا براہ راست مولوی غلام رسول صاحب راجیکے ضلع گجرات سے خط و کتابت کرین۔

ملکِ شام کی سیر

معزز معصر وکیل نے المؤید سے ترجمہ کرکے مندرجہ بالا عنوان پر ایک دلچسپ مضمون شایع کیا ہے جسکو مین ناظرین الحکم کی دلچسپی اور عام واقفیت کے لئے درج کرتا ہون - لیکن مین یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ بعض مقامات میری اپنی رائے مین اصلاح طلب ہین - مثلاً کنیسہ مریم مین مریم علیہا السلام کی قبر کا ذکر ہے مین یقیناً سمجھتا ہون کہ یہہ فرضی قبر ہے کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کی قبر در اصل کشمیر مین ہے - مسیح کی صلیب کے وقت مسیح کے شاگردون کا خاص منشاء یہ تہا کہ وہ اس واقعہ کو مشتبہ کرین اور کسیکو اس طرف متوجہ نہ ہونے دین کہ حضرت مسیح کشمیر کی طرف چلے آئے ہین - اسلئے جو باتین عام طور پر مشہور ہوگئین وہ مشہور چلی آئی ہین - ایسا ہی اور بھی بعض مقام اصلاح طلب ہین - ایڈیٹر -

ہمارا نامہ نگار اپنے سفر شام کے حالات حسب ذیل لکھتا ہے امید ہے کہ وہ خاص دلچسپی سے پڑہے جائین گے کیونکہ انمین مزارات انبیا علیہم السلام اور قبور اولیاء کرام کی عجیب و غریب کوائف مندرج ہین -

اس سفر مین پہلے ہم بمقام یافا پہونچے اور اس کے دلپسند اور لطیف باغون کو دیکہا - زیتون - سنگترے لیمون یہان عمدہ پیدا ہوتے ہین - یہان کے سنگترون کی سالانہ آمدنی محاصل دولت علیہ کو پچاس ہزار پونڈ سے کم نہین ہوتی - سنگترے دور دراز ممالک تک جاتے ہین کیونکہ یہان کا سنگترہ دوسرے ممالک کے سنگترون سے کہین زیادہ لذیذ ہوتا ہے یافا کے سیر سپاٹے سے فارغ ہوکر ہم روانہ قدس شریف ہوئے - راستہ مین میدان کم اور پہاڑی زمین بہت ہے - قدس مین پہونچکر ہم نے پہلے باب الخلیل اور قلعۂ داؤد کا سیر کیا - اس مقدس شہر کی مسجد اقصےٰ مسلمانون یہودیون عیسائیون سب کی نظرون مین باعزت ہے جسکے حق مین باریتعالےٰ کلام پاک مین فرماتے ہین سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ شہر کے لوگ اسکو حرم شریف کہتے ہین اس مسجد مین قبہ صخرہ شریفہ ہے جسکے نقش و نگار دیکہکر عقل دنگ رہجاتی ہے - اس کے اندر اور باہر تمام کلام اللہ کی آیات منقش ہین جو سنہری اور روپہری حروف مین اسطرح جگمگا رہے ہین جیسے ستارے آسمان پہ - اس قبہ صخرہ کے نقش و نگار اور آیات کلام اللہ کی خوشخطی و زرنگاری پر خلفاء بنی امیہ نے بہت کچھہ مال و متاع صرف کرکے اسقدر مزین کیا ہے کہ دوری سے بقعۂ نور نظر آتا ہے - یہ قبہ صخرہ الگ ہے اور اسی کا حصہ صخرہ مبارکہ الگ جسپر حضرت سلیمانؑ کا ہیکل تہا - اور جسپر مدت تک حضرت ابراہیم کا مذبح رہا -

اسی مسجد اقصےٰ مین حضرت ذکریاؑ کا عبادتخانہ ہے جسکو محراب شریف کہتے ہین - کلام اللہ مین بھی اسکا ذکر ہے کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جامع مسجد بھی وہین ہے جسکی بنا آپنے بیت المقدس مین داخل ہونیکے وقت رکہی تہی -

مسجد اقصےٰ کی ایک پُرانی دیوار ہے جسکے پاس ایک خاص مقام پر عصر کے وقت یہودی لوگ خصوصاً ... جمعہ کے دن جمع ہوتے اور زار زار روتے ہین اور ان باتون کو یاد کرکے چیختے چلاتے ہین کہ کبھی ملک پر ہم بھی حکمران تہے - عیسائیون کے آنے سے ہماری جمعیت بکہر گئی - اور ہماری حکومت ایسی گئی کہ پھر واپس نہ آئی - اسی گریہ وزاری کے وقت ہر ایک یہودی کے ہاتہہ مین کتاب تلمود کا ایک نسخہ ہوتا ہے جسکو وہ بطور تبرک اپنے پاس رکہتا ہے - یہود کے اس مقام اجتماع کو ابراج یا مبکی الیہود یعنے یہود کے رونے کی جگہ کہتے ہین - حرم کے اندر یہود کے لئے داخل ہونا حرام - ہے لیکن عیسائیون کو مباح ہے جب چاہین داخل ہون

مسجد کے اردگرد ایک وادی ہے جسکو وادی یوشافٹ کہتے ہین - یہود کا اعتقاد ہے کہ جو مردہ اس زمین مین دفن کیا جائے وہ بہشت مین پہونچ جاتا ہے - اسی وادی مین وہ چشمہ٭ ہے جسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت مسیح اسکے پانی کی کوڑھیون اور مادر زاد اندھون کو اچھا کرتے تہے - اس چشمہ کا نام عین السلوان (یعنے تسلی کا چشمہ) ہے -

بیت المقدس مین کئی گرجے ہین - بڑا گرجا کنیسۃ القیامت ہے - یعنے حضرت مسیح کے دوبارہ مرکر جی اٹھنے کی جگہ - جس قبر مین حضرت مسیح دفن کئے گئے تہے وہ عیسائیونکی حج کا مقام ہے - اس کی وہ نہایت تعظیم کرتے ہین - اسی کنیسہ کے پاس جبل الجلجلہ ہے - جہان حضرت مسیح عیسائیون کے زعم مین صلیب پر چڑہائے گئے جیسا کہ انجیل مین ہے عمر آپکی اوسوقت ۳۳ سال تہی آپ کے ساتہہ ۲ چور بھی سولی دئے گئے تہے وہان ایک غار ہے جس سے وہ اصلی صلیب دستیاب ہوئی تہی جسپر آپ کو مصلوب کیا گیا تہا اس گرجا مین یہود کو داخل ہونے کی اجازت نہین بلکہ اگر اس کے آگے سے بھی گذر جاوین تو مجرم قرار دئے جاتے ہین - دوسرا کنیسہ مریم ہے جس مین مریم صدیقہ کی قبر ہے اور تیسرے کنیسہ مین حضرت مریم کے والدین کی قبرین ہین چوتہے گرجا کا نام کنیسۃ الصعود ہے یہ گرجا ایک پہاڑی پر ہے جسکو جبل الزیتون و جبل الطور بھی کہتے ہین عیسائیون کا خیال ہے کہ اس پہاڑ سے حضرت مسیح علیہ السلام اٹھائے گئے تہے - اس پہاڑ پر آجکل ایک جدید گرجا نہایت عالیشان تعمیر کیا گیا ہے جو اپنے بانی ماسکاب کے لحاظ سے اوس کا بید کہلاتا ہے پانچوان وہ گرجا ہے جس مقام مین یہود نے حضرت مسیح کو قید رکہا تہا اس مقام کو متبرک سمجھکر عیسائیون نے گرجا تعمیر کیا ہے -

چہٹا گرجا یعقوب کے نام سے جبل صیحون پر واقع ہے بیت المقدس سے ڈیڑہ گہنٹہ کی مسافت پر ایک گرجا کنیسۃ المہد کے نام سے ہے جہان حضرت مسیح علیہ السلام تولد ہوئے اور وہ غار جس مین اون کی والدہ دودہ پلاتی رہین اوسپر ایک عالیشان گرجا تعمیر کیا گیا ہے اس کنیسہ سے بیت المقدس کو جاتے ہوئے راستہ مین حضرۃ یوسف علیہ السلام کی والدہ راحیل کی ایک قبر آتی ہے - بیت اللحم اور اوسکے علاقہ مین یہودیون کے بادشاہ ہیرو ڈلیس نے اطفال کے قتل کا حکم دیا تہا اور مریم صدیقہ اپنے بیٹے مسیح کو لیکر مصر کو بہاگ گئی تہین ان تمام مقامات پر نہایت خوشنما اور پختہ گرجے تعمیر کئے ہوئے ہین جن کی زیارت کو دور دور سے پادری اور عیسائی آتے ہین اور بڑے بڑے قیمتی ...... چڑہاوے چڑہاتے ہین کنیسۃ الحبس اور دیر مار یعقوب یہ دونو آرمینیہ کے قبضہ مین ہین بعض کو بادشاہ قسطنطین نے اور بعض کو اوس والدہ ہیلانہ نے تعمیر کرایا ان گرجون کی چوٹیون پر ایسے ایسے قیمتی جواہرات جڑے ہوئے ہین کہ ان کی قیمت مشخص کرنے سے بڑے بڑے جوہر شناس بھی عاجز آجاتے ہین -

قدس کے اندر حضرت داود کی قبر ہے اوس کے پڑوس مین عشاء ربانی کا مقام ہے جہان حضرت مسیح اپنے ۱۲ شاگردون کے ساتہہ شام کا کہانا کہاتے تہے جن مین یہودا اسکریوطی بھی تہا جس نے آپکے ساتہہ کہانا کہا کر یہ حق ادا کیا کہ یہودیون کو خبر کرکے آپکو گرفتار کرا دیا اور قدس مین وہ مقام بھی ہے جہان حضرت مسیح نے مہمانون کے پائون دہوئے اس جگہ بیت ضیاء ہے جہان الیعاذر مدفون ہے جسے حضرت مسیح نے مرنے سے چار روز بعد زندہ کیا تہا (عیسائیون کے عقیدہ کے موافق ایڈیٹر الحکم)

قدس سے دو گہنٹون کی مسافت پر ایک عالیشان گرجا ہے جس کا نام عین المکارم ہے یہ یوحنا رسول یعنی حضرت (یحیٰ) کے تولد کا مقام ہے - دو سو سال سے یہ گرجا لاطینی لوگون نے تعمیر کیا ہے اسی کے پاس وہ وادی ہے جہان حضرت داود علیہ السلام نے جالوت بادشاہ پتہر سے ہلاک کیا تہا اور قدس سے چار گہنٹہ کی مسافت پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد ہے جس مین حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق و حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام اور اون کے ازواج مطہرات کے مزار مبارک ہین - ان مزارون مین سوائے مسلمانون کے کسی یہودی اور عیسائی کو اندر جانے کی اجازت نہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مزار مبارک قدس سے ۷ گہنٹہ کے راستہ پر ہے - یہان ہر سال کے بعد مسلمان ایک عظیم الشان جلسہ کرتے ہین اور ایک خاص تاریخ پر دور دور سے مسلمان اس مزار کی زیارت کو آتے ہین حضرت مسیح کے گرجاؤن سے کنیسۃ القیامۃ ایک بڑا مہتم بالشان گرجا ہے - جس زیارت کو لاکہون عیسائی اطراف عالم سے آتے ہین اس گرجا کی کنجی بھی مسلمانون ہی کے ہاتہہ مین ہے -

بیت المقدس ایک عالیشان شہر ہے جس مین ہر ملک اور ہر مذہب کا آدمی پایا جاتا ہے نصف کے قریب تو یہود ہین - جو چارون طرف عالم سے وہان آکر آباد ہوئے ہین اور قدس مین کنوئون کا پانی پیتے ہین وہان چشمے بھی ہین جن کے سبب سے باغون مین بڑی رونق رہتی ہے - یہان کے باشندے زیتون کی لکڑی سے عجیب عجیب صنعت کی چیزین طیار کرتے ہین اور بیت اللحم کے باشندے صدف کی صنعتون مین کمال درجہ کے ماہر ہین -

بیت المقدس کی نسبت حضرت سلطان المعظم کا ایک لطیفہ مشہور ہے جو یہ ہے کہ یورپ کے بادشاہون مین سے ایک نے آپ سے سوال کیا - کہ تمہارے پیغمبر مکّہ سے بیت المقدس تک کونسی سواری پر سوار ہوکر پہونچے تہے - تو آپ نے فی الفور تبسم کرتے ہوئے جواب دیا کہ اُسی گاڑی پر جس پر حضرت مسیح سوار ہوکر آسمان پر تشریف لے گئے تہے - فی الحقیقۃ حضرت امیر المومنین نے ایک لطیف اور دندان شکن جواب دیا جس سے بڑہکر خصم کو ساکت و لا جواب کرنے والا جواب ہو نہین سکتا -

علاقہ فلسطین اگرچہ خیر و برکت کا گہر ہے مگر شام تو زمین پر خدا کا بہشت ہے - عام طور سے شام کا لفظ دمشق پر بولا جاتا ہے - ہم بیروت سے ریل پر سوار ہوکر دمشق کو روانہ ہوئے اور سات گہنٹہ مین دمشق پہونچے - ریل سے اُترتے ہی جامع اموی دور سے نظر پڑی اس کے دیکھنے کو رواں ہوئے تمام دنیا کی جامع مسجدون سے سوائے جامع قرطبہ اندلس کے کوئی اس کی برابری نہین کر سکتی -

پانچ سال گذرے ہین کہ اس مسجد کو آگ لگی تہی - اس سے پہلے یہ مسجد بیت المقدس قبہ صخرہ سے بھی زیادہ خوشنما تہی - وہ آگ اسکی حسن خوبصورتی کو ملیامیٹ کر گئی - جنہون نے اس کے وہ نقش و نگار و صنعت کے گلزار دیکھے ہین وہ اون کو یاد کرکے آٹھ آٹھ آنسو روتے ہین اور تمام یورپ کے تاریخ دان خاصکر تاریخی خزائن کے گم ہوجانے کا سخت افسوس کرتے ہین - جنپر اوس آگ نے یکقلم پانی پھیر دیا - اس لاثانی عمارت کو چار ہزار سال گذرے ہین - پہلے یہ آفتاب پرست بادشاہون کا معبد تہا - پھر اسی کو گرجا بنایا گیا - پھر

٭ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف مسلمانو! کہو کیا کہتے ہو؟ مسیحی معجزات کی حقیقت کچھہ سمجھ سکتے ہو ایڈیٹر الحکم -

مسلمان بادشاہوں نے اس گرجا کو جامع مسجد بنا دیا اس میں ایک مقام ہے جس میں کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن ذکریا علیہ السلام کا سر مبارک مدفون ہے۔ اس مسجد میں تین مینار نہایت عالیشان اور بہت ہی بلند ہیں انمیں سے ایک کا نام حضرت مسیح کا مینار ہے اس کی نسبت بعض* کا اعتقاد ہے کہ اخیر زمانہ میں اسپر حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اتر ینگے۔ اس جامع مسجد کے صحن کے متصل ایک مقام میں سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کا مزار مبارک ہے۔

دمشق میں نور الدین شہید محمود ابن زنگی اور ظاہر بیبرس کی قبریں ہیں۔ جس محل میں نور الدین شہید خاص سکونت رکھتا تھا جامع مسجد کے آگے وہ محل اب تک موجود ہے۔ اور اسی محل کے اندر اس کی قبر ہے۔

دمشق میں ہی معاویہ کبیر (یزید کے باپ) اور معاویہ صغیر (یزید کے بیٹے) کی قبریں ہیں۔ اور معاویہ کبیر کی قبر قرافہ میں بھی ہے باوجودیکہ تاریخ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جب خلفاء عباسیہ کو خلافت ملگئی تو انہوں نے بنی امیہ کی قبریں اکھاڑ کر ان کی ہڈیاں جلا دی تھیں اور ان کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیا تھا۔

اور قرافہ میں بعض اہل بیت اور مشاہیر علماء و شعراء کی قبریں بھی ہیں۔ مثلاً حضرت بلال رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ کے مؤذن کی قبر اور عبد اللہ بن ام مکتوم کی قبر جنکے حق میں آیۂ کریمہ عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی نازل ہوئی تھی۔ اور وہیں حضرت ابی عبیدہ بن جراح مبشر بالجنۃ فاتح شام کی قبر مبارک ہے۔ اور آپ کے پڑوس میں یزید بن معاویہ امیر شام کی قبر ہے۔

محلہ صالحیہ دمشق کے ایک کنارہ میں صوفیۂ کرام کے امام ملقب بہ شیخ اکبر مصنف فتوحات مکیہ و فصوص حضرت محی الدین ابن عربی رح کا مزار مبارک ہے اور اس کے ایک طرف ایک حجرہ میں امیر عبد القادر جزائری کی قبر ہے جو کئی سال دولت فرانس سے لڑتا رہا۔

دمشق میں نہایت خوشنما منظر وہ چبوترہ ہے جو شاہ جرمن کے آنے پر بنایا گیا تھا۔ یہ جبل قیسون کے نیچے نہایت تکلف سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس چبوترے پر کھڑے ہو کر دیکھنے سے شہر دمشق درختوں کے جھنڈ اور سبزہ زار کے درمیان نہایت خوش منظر اور دلربا نظر آتا ہے۔ یہی سبزہ زار اور باغات کا خوشنما نظارہ ہے جس کا نام کتابوں میں غوطۂ دمشق کے نام سے موسوم ہوا ہے۔ یہاں کھڑے ہو کر دیکھنے سے انسان کو یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ دمشق لاکلام دنیا پر جنت ہے ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است

دمشق کے باغات اور زراعتیں نہر بردی سے سیراب ہوتی ہیں۔ جو نہر تورہ سے نکلتی ہے۔ اور جسکا معاون چشمہ فیجہ ہے۔ اس چشمہ کا پانی شیریں اور نہایت صاف ہے۔ ایسا عجیب پانی سارے ملک شام میں کسی چشمہ کا نہیں۔

دمشق کے باشندے آزاد مزاج شریف طبع مہذب اور خوش خُلق ہیں۔ کسی اجنبی سے ملاقات کریں تو سیّدی " سیّدی " کرکے بولتے ہیں۔ اور نہایت مہربانی و لطف سے پیش آتے ہیں۔ یہاں مسلمان۔ یہود۔ عیسائی تینوں مذاہب کے لوگ ہیں۔ جو آپس میں بڑے اتفاق سے رہتے سہتے ہیں۔ بخلاف بیروت کے۔ کہ وہاں کے لوگ اکثر بدخلق اور فتنہ پرداز ہیں۔

دمشق میں عجیب عجیب میوجات پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ زرد آلو آٹھ نو قسم کا پایا جاتا ہے۔ بلدی۔ حموی۔ شتوی۔ تدمری۔ عجمی۔ موٹی قسم کے نہایت شیریں اور اعلےٰ درجہ کے لذیذ ہوتے ہیں۔ مونہہ میں ڈالو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حلوے کا لقمہ ہے اور طرفہ یہ کہ یہاں اس قسم کے لذیذ میوے اتنے ارزاں ہیں کہ باغوں میں جاکر ایک دو پیسے دیدو اور سیر ہو کر کھالو۔ اتنا میوہ اگر مصر میں خریدیں تو ایک ریال (روپے) میں بھی نہ مل سکے۔ ایسے ہی یہاں توت بھی بڑے موٹے موٹے اور شیریں کئی قسم کے پائے جاتے ہیں۔ اور پھر سستے ایسے کہ باغوں میں تو انکی کوئی قیمت ہی نہیں۔

پانی کی یہاں وہ کثرت ہے کہ شہر کے گلی کوچوں میں صاف شفاف پانی کی نالیاں پڑی بہ رہی ہیں۔ یہاں کے قابل دید مقامات میں یہود کے محلہ میں خواجہ شمعا یہودی کا محل ہے جسپر سونے کے نقش و نگار ایسی صنعت سے کئے گئے ہیں کہ دیکھکر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ ان نقش و نگار پہ ۲۰ ہزار پونڈ خرچ ہوا ہے اس مکان کی کاریگری دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ اس یہودی کی ریس پر دمشق میں کئی ایک دولتمند مسلمانوں اور عیسائیوں نے بھی ایسے ہی مکان بنوائے اور نقش و نگار پر ہزاروں پونڈ خرچ کئے مگر اس کی برابری نہ ہو سکی دمشق کی آبادی تین لاکھ پچاس ہزار کی ہے۔

دمشق کی سیر سے فارغ ہو کر میں بعلبک کو روانہ ہوا وہاں پہنچکر اس شہر کے مشہور قابل دید معبد قدیم کو دیکھا جو پرانے قلعہ کے نام سے مشہور ہے جسکی تعمیر کو چار ہزار سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور وہ مصر کی تمام عمارتوں سے بڑی اور عالیشان عمارت ہے اور اپنی پختگی اور خوبصورتی کے باعث روئے زمین کی عمارتوں سے سبقت لے گئی ہے۔ اس عالیشان عمارت کی اینٹ آثار مشرقی کاریگروں کے علم ہندسہ اور علم عمارت میں بےنظیر ماہر ہونیکی خبر دیتے ہیں اور اس کے بے مثل نقش و نگار سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا پر اس عمارت کی کوئی نظیر آجتک کسی کاریگر سے نہیں بن سکی اس کے اندر جانے کا ٹکٹ ترکوں کو ایک ریال مجیدی اور دوسرے لوگوں کو غیر سکوں کے حساب سے اسی رقم کے مساوی پر ملتا ہے۔ اس عمارت کے پاس ایک پہاڑ ہے۔ جس سے پتھر کاٹ کاٹ کر اس عمارت میں لگایا گیا ہے وہ آجتک معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے پتھر کاٹا گیا ہے کسی زمانہ میں جرمن حکومت نے اس معبد پر بیس ہزار پونڈ خرچ کرکے اس کی زینت کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ میری موجودگی میں شہر بعلبک کے اندر ایک عظیم جلسہ تھا جس میں گورنر شام بھی موجود تھے۔ مشاہیر علاقہ۔ ارکان دولت عثمانیہ اور شام کے بڑے بڑے فاضل بھی آئے ہوتے تھے۔ جلسہ میں بڑے بڑے پُرزور لکچر عربی زبان میں دئیے گئے جلسہ قابل دید تھا اتفاق سے میں بھی شامل ہو گیا اور جلسہ کا لطف اُٹھایا آخر حضرت جلالتمآب کے لئے دعائیں مانگی گئیں اور سب اہل جلسہ آمین آمین پکارنے لگے۔

بعلبک میں راس العین نام ایک مشہور چشمہ ہے۔ اس کا پانی نہایت صاف اور شیریں ہے۔ اسی چشمہ کے طفیل بعلبک میں عجیب عجیب باغات ہیں۔ جنکے سبب سے دور دور علاقوں تک سیرابی و سرسبزی ہی نظر آتی ہے۔ اس چشمہ سے جو نہر نکلتی ہے بہت سارے علاقہ کو سیراب کرتی چلی گئی ہے۔ اس کے دونوں طرف درختوں کے جھنڈ نظر آتے ہیں۔

سیر بعلبک سے فراغت پاکے میں ریل پر سوار ہو کر شہر حمص کو روانہ ہوا پہلے پہل میں نے حضرت خالد بن ولید سیف اللہ شیر خدا کے روضۂ مبارکہ کی زیارت کی اس مزار مبارک کی تعمیر کو اکیس بیس سال گذرے ہیں۔ امیر احمد پاشا عکّا کے گورنر نے اسکو نہایت خوبصورت طرز پر تعمیر کرایا تھا۔ آجتک اس کے خوشنما نقش و نگار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج ہی عمارت ختم ہوئی ہے اور معمار ابھی کام ختم کرکے اترے ہیں مزار کے ارد گرد چینی پھیر کر خط طغرا میں آیات کلام اللہ خود امیر احمد پاشا نے لکھی ہیں۔ جن کا ہر ایک حرف ستارۂ درخشاں کیطرح آسمان جلالت پر چمک رہا ہے القصہ امیر مرحوم کی خوشخطی دیکھکر عقل حیران رہ جاتی ہے حضرت خالد شیر خدا کا مزار بھی ایسا بارعب ہے کہ سچ مچ اسکو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس میں کوئی قاتل کفار فاتح ممالک و امصار خواب راحت میں آسودہ ہے اور اسی شہر میں عمر بن عبد العزیز خلیفۂ اموی کا مزار مبارک ہے۔ یہی مزار ہے جسکو خلفاء عباسیہ نے بنی امیہ کی قبروں سے باقی چھوڑا اور کچھ نقصان نہیں پہنچایا۔ کیونکہ صاحب قبر کے عدل اور تقوی پر سب کو اتفاق ہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفوں کے بعد یہ پانچواں خلیفہ آنحضرتؐ کا مانا گیا ہے۔

حمص میں ایک ویران قلعہ ابراہیم پاشا کی یادگار ہے جسمیں دلچسپی کے سامان مفقود ہیں۔ علیٰ ہذا نہر عاصی کا نظارہ بھی کچھ دلکش نہیں۔ کیونکہ پانی اسکا ہمیشہ گدلا رہتا ہے شام کی تمام نہروں سے یہ بے مزہ نہر ہے اسکے کنارہ پر شہر عکا کو دیکھا۔ یہ بڑا عالیشان شہر ہے۔ ستر ہزار آدمی کی آبادی ہے تجارت کی یہاں بڑی بھاری منڈی ہے حمص سے میں ریل پر سوار ہو کر جبل لبنان کے شہروں میں سے ایک شہر زحلہ میں گیا۔ یہ دو پہاڑی وادیوں میں آباد ہے۔ جنکے درمیان نہر بردونی جاری ہے۔ اس نہر کا پانی نہایت میٹھا اور ٹھنڈا اور بہت ہی صاف ہے یہانتک کہ اسکی تہ میں پڑے ہوئے پتھر کنکر اوپر سے نظر آرہے ہیں۔

شہر زحلہ کی عمارتیں پہاڑ پر سیڑھیوں کی طرح اوپر کو چلی گئی ہیں جو رات کو اندھیرے میں چراغوں کے جلنے سے ایک ستاروں والا آسمان معلوم ہوتا ہے۔ اور دور سے یہ نظارہ عجیب لطف دیتا ہے۔ اس شہر میں جدھر جاؤ اوپر نیچے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر ایک طرف پانی چلنے کا آوازہ نہایت دلکش سُنائی دیتا ہے۔ اور میوہ دار باغ ہر طرف لہراتے ہوئے عجیب لطف دکھلا رہے ہیں۔ اس شہر میں ۲۰ ہزار کی آبادی ہے۔ اگرچہ اس میں لبنانی لوگ ہی آباد ہیں لیکن علاقہ شام کا ہی شمار کیا جاتا ہے۔

اسکے بعد میں شہر صوفر میں پہنچا۔ یہ شہر سمندر کی سطح پر ۱۴۰۰ میٹر بلند واقع ہوا ہے۔ اگر میں کہوں کہ بلحاظ اعتدال آب و ہوا کے یہ شہر تمام روئے زمین کے شہروں سے معتدل اور خوشگوار ہے تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ اس شہر کا سیر کرکے پھر میں بیروت کیطرف واپس ہوا۔ بیروت کو شام کے شہروں سے کوئی ایسا امتیاز نہیں سوائے اس کے کہ علم کا بڑا چرچا ہے مدارس بہت ہیں۔ کتب خانے قسم قسم کے موجود ہیں۔ اہل علم بکثرت ہیں۔ چھاپہ خانے اور جرائد کی بہار ہے گویا مصر کی سی [illegible] ہے۔ پہاڑ پر عمارتیں سیڑھیوں کی طرح نہایت خوشنما ہیں۔ ضروریات زندگی کے تمام سامان موجود ہیں۔ تجارت گاہ تمام ملکوں کی ہے۔ حتیٰ کہ یہاں کی مطبوعات روئے زمین پر جاتی ہیں۔ بیروت کی زمینیں نہر انکلب سے سیراب ہوتی ہیں۔ شہر کی آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار ہے +

* ایڈیٹر الحکم - لفظ بعض خاص توجہ کے قابل ہے +

پُرانی نوٹ بک کا ایک صفحہ

اطمینان قلب الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اس کے عام معنے تو یہی ہین کہ اللہ تعالےٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہین لیکن اس کی حقیقت اور فلسفی یہہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کیساتھہ اللہ تعالےٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اسکو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت مین ترقی کرتا ہے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ کے ملائکہ اسپر نازل ہوتے ہین اور وہ اسکو بشارتین دیتے ہین اور الہام کا دروازہ اسپر کہولا جاتا ہے اسوقت وہ اللہ تعالےٰ کو گویا دیکھہ لیتا ہے اور اسکی وراء الورا طاقتونکو مشاہدہ کرتا ہے پھر اسکے دل پر کوئی ہم وغم نہین آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی مین رہتی ہے۔ اسی لئے دوسرے مقام پر آیا ہے لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ اگر کوئی ہم وغم واقع بہی ہو تو اللہ تعالےٰ اپنے الہام سے اسکے لئے خارجی اسباب انکے دور کرنے کے پیدا کر دیتا ہے یا خارق عادت صبر انکو عطا کرتا ہے

(۲۱ ستمبر ۱۹۰۱ء)

دنیٰ فتدلیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین آیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اوپر کیطرف ہو کر نوع انسان کی طرف جہکا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال اعلےٰ درجہ کا کمال ہے جسکی نظیر نہین مل سکتی اور اس کمال مین آپ کے دو درجہ بیان فرمائے ہین ایک صعود۔ دوسرا نزول۔ اللہ تعالےٰ کی طرف تو آپکا صعود ہوا یعنے خدا تعالےٰ کی محبت اور صدق و وفا مین ایسے کہنچے گئے کہ خود اس ذات اقدس کے دنو کا درجہ آپ کو عطا ہوا۔ دنو۔ اقرب سے ابلغ ہے اسلئے یہان یہ لفظ اختیار کیا۔ جب اللہ تعالےٰ کے فیوضات اور برکات سے آپ نے حصہ لیا تو پھر بنی نوع پر رحمت کے لیے نزول فرمایا۔ یہ وہی رحمت تہی جسکا اشارہ اللہ تعالےٰ نے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فرمایا ہے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم قاسم کا بہی یہی سر ہے کہ آپ اللہ تعالےٰ سے لیتے ہین جو کچھ لیتے ہین اور پھر مخلوق کو پہونچاتے ہین۔ پس مخلوق کو پہونچانے کے واسطے آپکا نزول ہوا۔ اس دنیٰ فتدلیٰ مین اسی صعود اور نزول کیطرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علو مرتبہ کی دلیل ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے آنے کے وقت دو قسم کے لوگ ہوتے ہین ایک وہ جو استعارات کو حقیقت پر محمول کر لیتے ہین اور حقیقت کو استعارہ بنانا چاہتے ہین یہ گروہ ان کی شناخت سے محروم رہ جاتا ہے لیکن ایک اور گروہ ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل اور اسکی تائید سے اصل حقیقت کو پا لیتے ہین وہ استعارہ کو استعارہ اور حقیقت کو حقیقت ٹہیراتے ہین۔ جیسے یہودیون نے حضرت مسیح کی آمد کے وقت ملاکی نبی کے صحیفہ کی بنا پر کہا کہ مسیح کے آنے کی یہہ نشانی ہے کہ اس سے پہلے ایلیا آسمان سے آئے مسیح علیہ السلام سے جب انہون نے یہی سوال کیا تو انہون نے اس پیشگوئی کو تو تسلیم کر لیا لیکن یہ فیصلہ کر لیا کہ آنے والے ایلیا سے مراد یحییٰ ہے۔ یہودی اس فیصلہ کو سنکر یحییٰ کے پاس پہونچے وہ اس مباحثہ سے بکلی بیخبر اور ناواقف تہے۔ انہون نے ایلیا ہونے سے انکار کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیون کی مخالفت اور بہی تیز ہو گئی۔ اور انہون نے اصل حقیقت سے بے خبر رہ کر ظاہر الفاظ پر زور دیا اور اسطرح خدا تعالےٰ کے ایک سچے نبی کا انکار کر دیا نہ صرف انکار کیا بلکہ ہر طرح سے اسکی بے حرمتی کرنے کی کوشش کی اور آخر خدا تعالےٰ کے نزدیک ایک مغضوب اور لعنتی قوم ٹہیر گئے۔ اب غور کرو کہ اگر ایلیا کا آنا درست تہا اور حضرت یحییٰ کی شکل مین ایلیا کا بروزی رنگ مین آنا درست نہین تو ہمارے مخالف مسلمان بتائین کہ ملاکی نبی کے صحیفہ کی پیشگوئی کو مد نظر رکہکر حضرت عیسےٰ کی نبوت کا کیا ثبوت ہے؟ پھر یقیناً وہ نبوت ثابت نہین ہو سکتی اور دوسری مشکل یہہ پڑتی ہے کہ حضرت عیسےٰ جو مردون کو زندہ کرنے والے تہے کیون انہون نے ایلیا کو زندہ نہ کر لیا۔ اس سے دو باتین اور بہی ثابت ہوتی ہین اول یہہ کہ اللہ تعالےٰ کی یہ عادت اور سنت نہین کہ وہ مردون کو دوبارہ دنیا مین بہیجے اور زندہ کرے دوسری یہ کہ مسیح نے کوئی مردہ زندہ نہین کیا۔ پس خوب غور کرو اگر بروزی آمد ایلیا کی مراد نہوگی تو مسیح کی نبوت جاتی رہے گی۔ اور پھر اسکی زد اسلام اور قرآن شریف پر پڑیگی۔

اسوقت مسیح کے آنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر دوسرے وجوہ اور ضروریات کو چہوڑ دیا جاوے تو سلسلہ مماثلت موسوی کے لحاظ سے بہی سخت ضرورت ہے اسلئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودہوین صدی مین آئے تہے غرض مین تو پہر وفات کی ایک نظیر پیش کرتا ہون لیکن جو یہہ کہتے ہین کہ نہین خود حضرت مسیح ہی دوبارہ آئین گے انہین بہی تو کوئی نظیر پیش کرنی چاہئے۔ اور اگر وہ نہین کر سکتے اور یقیناً نہین کر سکتے تو پھر کیون ایسی بات کرتے ہین جو محدثات مین داخل ہے۔ محدثات سے پرہیز کرو کیونکہ وہ ہلاکت کی راہ ہے۔ یہودیون پر غضب الٰہی اسی وجہ سے نازل ہوا کہ انہون نے خدا تعالےٰ کے ایک رسول کا انکار کر دیا اور اس انکار کے لئے انکو یہ مصیبت پیش آئی کہ انہون نے استعارہ کو حقیقت پر حمل کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مغضوب قوم ٹہیر گئی۔ اس کا ہم شکل مقدمہ اب بہی پیش ہے مجھے مسلمانون کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ ان کے سامنے یہودیون کی ایک نظیر پہلے سے موجود ہے اور پانچ وقت یہہ اپنی نمازون مین غیر المغضوب کی دعا کرتے ہین۔ اور یہ بہی بالاتفاق مانتے ہین کہ اس سے مراد یہود ہین۔ پھر میری سمجہہ مین نہین آتا کہ اس راہ کو یہہ کیون اختیار کرتے ہین۔ ایک ہی رنگ کا مقدمہ جب کہ ایک پیغمبر کے حضور فیصلہ ہو چکا ہے اب اس فیصلہ کے خلاف مسیح کو خود آسمان سے یہہ کیون اتارتے ہین؟ آپ ہی مسیح نے ایلیا کے مقدمہ کا فیصلہ کیا اور ثابت کر دیا کہ دوبارہ آمد سے بروزی آمد مراد ہوتی ہے اور ایلیا کے رنگ مین یحییٰ آیا۔ مگر اب یہ مسلمان اس نظیر کے ہوتے ہوئے بہی اسوقت تک راضی نہین ہوتے جب تک خود مسیح کو آسمان سے نہ اتار لین۔ لیکن مین کہتا ہون کہ تم اور تمہارے سب معاون مل کر دعائین کرو کہ مسیح آسمان سے اتر آوے پھر دیکہہ لو کہ وہ اترتا ہے یا نہین مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر تم ساری عمر ٹکرین مارتے رہو اور ایسی دعائین کرتے کرتے تمہارے ناک بہی رگڑے جاوین تب بہی وہ آسمان سے نہین آئیگا کیونکہ آنیوالا تو آ چکا۔

پھر مین کہتا ہون کہ یہی وقت تو ہے جو اسے آسمان سے اترنا چاہئے اگر اترنا ہے کیونکہ تمہارے خیال مین ایک مفتری اور کاذب مدعی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اگر فی الواقعہ یہی سچ ہے کہ مسیح نے آسمان سے آنا ہے تو چاہئے کہ اللہ تعالےٰ اب اسے اتارے تا کہ دنیا گمراہ نہو کیونکہ ایک کثیر جماعت تو مجھے مسیح موعود تسلیم کر چکی ہے اگر اسوقت وہ نہ آیا تو پھر کب آئیگا؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کاذبون اور مفتریون کی مدد کرے؟ اگر ایسا کبہی ہوا ہے تو نظیر پیش کرو اور پھر بتاؤ کہ راستبازون کی سچائی کا کیا معیار ہے۔

اس مقدمہ مین خوب غور کر کے دیکہہ لو کہ حق پر کون ہے؟ عقل اور نور فراست ہمارے ساتہہ ہے اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہی ہمارے ساتہہ ہین کیونکہ آپ نے معراج کی رات حضرت مسیح کو مردون مین دیکہا۔ پھر صحابہ کا اجماع مسیح کی وفات پر ہو چکا ہے قرآن شریف میری تائید کرتا ہے۔ اور اسکے بعد اللہ تعالےٰ نے خاص تائیدات سماویہ سے میرے دعوے کو سچا کیا ہزارہا ارضی اور سماوی نشان میری سچائی کے ظاہر کئے۔ اسقدر شواہد اور دلائل کے ہوتے ہوئے مین کیونکر تسلیم کر لون کہ جو کچھ یہہ کہتے ہین صحیح ہے۔ جب کہ خدا تعالےٰ کی کہلی کہلی وحی مجھے مسیح موعود ٹہیراتی ہے پھر مین ان ملانون کی بات مانون یا خدائی وحی پر ایمان لاؤن۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ خدا تعالےٰ کی وحی کو مین ہرگز نہین چہوڑ سکتا خواہ ساری دنیا میری دشمن ہو جاوے اور ایک بہی شخص میرے ساتہہ نہو مین خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ کلام کو کیونکر جہٹلا سکتا ہون پھر ایسی حالت مین کہ اسکی روشن تائیدین میرے ساتہہ ہین۔

اگر قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح کے فیصلہ کو یہ سب ہٹا دیتے ہین تو دین خدا تعالےٰ خود ان سے مطالبہ اور محاسبہ کرے گا۔

ایک اور عجیب بات ہے کہ جب ہم ایلیا کا قصہ پیش کرتے ہین اور یہودیون کا اعتراض سناتے ہین جو حضرت مسیح پر انہون نے کیا تہا اور کچھہ جواب نہین آتا تو کہدیتے ہین کہ یہ کتابین محرف مبدل ہین مگر ہم کہتے ہین کہ سب کچہہ سہی قومی تواتر اور تاریخ کو کیا کہو گے وہ بہی تو کوئی چیز ہے اسے کیونکر رد کرو گے؟ اگر قومی تاریخ اور تواتر بہی رد کرنے کے قابل ہے تو پھر بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہون کے وجود پر کیا دلیل ہوگی؟ یقیناً کوئی نہین اس سے معلوم ہوا کہ قومی تواتر اور تاریخ کو ہم کبہی چہوڑ نہین سکتے۔ اور یہ مسئلہ نزول ایلیا کا ایسا ہے کہ یہودی اور عیسائی بالاتفاق اسکو مانتے ہین۔ خود حضرت مسیح بہی اس پیشگوئی کے قائل تہے اگر یہ پیشگوئی صحیح نہ تہی تو انکو اس کی تاویل کرنے کی کیا حاجت تہی وہ سرے سے اسکا انکار ہی کر دیتے اور کہدیتے کہ یہ جو ملاکی نبی کی کتاب مین لکہا ہوا تم پیش کرتے ہو بالکل غلط ہے؟ مگر نہین انہون نے اسکو صحیح تسلیم کیا اور پھر اسکی تاویل کی۔ یہودی تو یہانتک چلاتے ہین کہ ایک یہودی کی کتاب میرے پاس ہے وہ لکہتا ہے کہ اگر قیامت کو ہم سے مواخذہ ہوگا تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کہول کر رکہہ دین گے۔

غرض۔ نزول ایلیا کا مسئلہ بڑا صاف اور یقینی مسئلہ ہے اور خود حضرت مسیح کی زبان سے فیصلہ پا چکا ہے اور اس کیساتہہ ہی انہون نے اپنی آمد ثانی کا بہی ذکر کر دیا ہے مگر افسوس ہے لوگ سمجہتے ہوئے نہین سمجہتے۔ مگر کب تک انکار کرین گے آخر یہہ سچائی روز روشن کی طرح کہل جائیگی اور خود ہی اسطرف رجوع کرینگے اسیطرح جیسے مسیح ابن مریم کے لئے ہوا۔

توحید کا ثبوت اللہ تعالےٰ کی توحید پر یون تو ہزارون دلائل ہین لیکن ایک دلیل بڑی عام اور صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ صنع عالم مین ایک کرویت واقع ہوئی ہے اور کرویت مین توحید ہی پائی جاتی ہے پانی کا قطرہ لو تو وہ بہی گول ہے زمین کی شکل بہی گول ہے آگ کا شعلہ بہی گول ہی ہے ایسا ہی ستارے بہی گول ہین۔ اگر تثلیث درست ہوتی تو چاہئے تہا کہ ان اشیاء کی اشکال ضرور سہ گوشہ اور مثلث نما ہوتین۔ اسی طرح پر اللہ تعالےٰ نے آدم سے ایک سلسلہ شروع کیا اور آدم ہی پر اسے ختم کیا چنانچہ مسیح موعود کا نام بہی آدم رکہا ہے چونکہ یہ آدم نئی قسم کا ہے

ویومن به من ادرکه فمن ادرکه فلیقراء به منی اسلام رواه ابن ابی شیبة کنز العمال جلد ۷ صفحه ۲۶۸

ترجمه ۔ از ظاهر شدن مسیح موعود مسجدها با رونق خواهند شد زیرا که چون مسیح موعود ظاهر خواهد شد کسر مذهب صلیبی خواهد نمود و خنزیر را قتل خواهد کرد و کسیکه او را خواهد شناخت بر و ایمان خواهد آورد و پس کسیکه از شما او را دریابد پس بر و لازم است که از جانب من مسیح موعود را اسلام گوید در حدیث نواس بن سمعان آمده است ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال رایت ابن مریم یخرج من تحت المنارة البیضاء شرقی دمشق رواه ابن عساکر ۔ **ترجمه** ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرموده اند که من (بمکاشفه دیده ام) که مسیح ابن مریم از زیر مناره سفید که از دمشق جانب مشرق واقع است خواهد برآمد غور بحدیث مذکور که در حق مسیح موعود بجائے لفظ نزول خروج آمده است و بحدیث ذیل لفظ بعث آمده است ۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والله خلیفتی وعلی کل مسلم الی قوله اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم

ملت واحده خواهد گشت در عهد مسیح موعود علیه السلام

ترجمه ۔ و خدا تعالے مسیح موعود را خواهد فرستاد و آنچه می گویند که در عهد حضرت مسیح موعود علیه السلام ملت واحده خواهد شد برحق است نه آنچنانکه مدعیان حیات گویند که در عهد حضرت مسیح موعود هیچ کافری در دنیا نخواهد ماند۔ زیرا که آیت فاغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیامة شاهد است برین که در بعض اقوام یهود و نصاری تا قیام قیامت والقراض زمن عداوت و دشمنی باقی خواهد ماند و از عداوت و دشمنی او شان اظهر من الشمس معلوم می شود که افراد کفار هم تا قیامت خواهند ماند و بحدیث نبوی آمده است تقوم القیامة والروم اکثر الناس + البته بموجب آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله + در زمانه مسیح موعود دین اسلام بحجج باهره و ادله کامله و براهین ساطعه و بفیوضات قدسیه و انفاس طیبهٔ مسیح موعود بر ادیان باطله غالب خواهد گشت ۔ و بتدریج رجوع تمام اقوام عالم بطیب خاطر بسوئے اسلام خواهد شد زیرا که جمله ترقیات ملل و دول بحسب قانون قدرت تدریجاً می باشند این سبق از حالت بدو اسلام حاصل کرده مے آید ۔ و اما آنچه مردم منتظر مسیح قاتل و مترصد مهدی جابر می باشند که او بقهر هیبت و شوکت شمشیر مردم را در اسلام داخل کرده ملت واحده قائم خواهد نمود ما هرگز این چنین مهدی و مسیح را قائل نیستیم زیرا که این عقیده بالکل خلاف قرآن کریم و برعکس اصول دین متین است زیرا که نور حق بنفس خود شمشیر است و بخود قوتے دارد که پیش او اعناق الرؤساء والملوک خم می شوند و از جبر و قهر طبائع متنفر می باشد اعتقاد حق چیزے است که تا وقتیکه دل انسان بآن مطمئن و متیقن نباشد آن انسان را مومن آن اعتقاد گفته نمی شود و کسے چه طور با ایمان شدن مے تواند که بظاهر زبان او گوید هان و دل او گوید نه قال اللہ تعالے لا اکراه فی الدین ۔ القرآن جزو ۳ ۔ **ترجمه** یعنے در اسلام جبر و اکراه جائز نیست (یعنے کسے را بجبر و قهر در اسلام داخل کرده نمی شود ۔ افانت تکره الناس حتی یکونوا مومنین ۔ **ترجمه** ۔ آیا تو بمردم جبر و اکراه خواهی نمود که مومن شوند جزو ۱۱ ۔ قال اللہ تعالے وان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغه مامنه ذالک بانهم قوم لا یعلمون ۔ القرآن ۔ جزو ۱۰

ترجمه ۔ و اگر کسے از مشرکین پیش تو آمده پناه طلبد او را امن ده تا کلام ایزدی را بشنود بعد از شنودن

مطلب بعد از ختم نبوت

معنے آیت مزبوره چنین است که نیست محمد پدر کسے از مردان شما ولیکن فرستادهٔ ایزدی و خاتم انبیاء است۔ مطلب ختم نبوت این است که جمله خوبیها و کمالات نبوت بر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ختم شده است چنانچه صاحب القول المستحسن ۔ مے نویسد ولا یخفی انه صلے اللہ علیہ وسلم اعطی وحله ما اوتی الانبیاء والمرسلین اجمعین ۔ اگر کمالات نبوت از هر گونه ختم شده بودے پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم این چنین نمی فرمودند ما من نبی الا له نظیر فی امتی فابوبکرؓ نظیر ابراهیم و عمرؓ نظیر موسیٰ و عثمانؓ نظیر هارون و علیؓ نظیری و من سرّه ان ینظر الی عیسیٰ فلینظر الی ابی ذرؓ۔

اگر معنے آیت مزبوره بحسب رائے مخالفین ماست و باب نبوت از هر گونه مسدود است پس محققین صوفیائی کرام و اولیاء عظام چرا بشرح ذیل در کتب خود مے نوشتند آیا ایشان معنے این آیت را نفهمیده بودند چنانچه حضرت شیخ محی الدین ابن عربی در فتوحات مکیه مے نویسد۔

فالنبوة مقام عند اللہ ینالہ البشر مختص بالاکابر من البشر یعطی للنبی المشرع و یعطی للتابع لهذا النبی المشرع الجاری علی سنته و وهبنا له اخاه هارون نبیاً۔ فان النبوة التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما هی نبوة التشریع لا مقامها فلا شرع یکون ناسخاً لشرعه ولا یزید فی شرعه حکماً آخر وهذا معنے قوله ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی + الجزء الثانی من الفتوحات المکیه الباب الثالث والسبعون صفحه ۳ سطر ۱۶۔

وحضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیه السلام در کتاب ستین مجالس مے نویسد صورة النبوة ارتفعت و معناها باق الی یوم القیامة +

صاحب کتاب القول المستحسن فی فخر الحسن بطور حاشیه بذیل صفحه ۲۲۴ مے نگارد۔

محققین صوفیه نوشته اند که شیخین حامل کمالات نبوت بوده اند و حضرت امیر حامل کمالات ولایت ولهذا کار انبیاء که جهاد با کفار و ترویج احکام شریعت و اصلاح امور ملت است از شیخین خوب بسر انجام یافت و کار اولیا از تعلیم طریقت و ارشاد باحوال و مقامات سالکین و تنبیه بر غوائل نفس و ترغیب زهد در دنیا از حضرت امیر بیشتر مروی گشت و عقلی است که استدلال بر ملکات نفسانیه بصدور افعال مخصوصه بان ملکات میتوان کرد مثلاً اگر شخصے در هر معرکه ثبات مے کند و در مقابله اقران و صفت سیف و سنان کار از پیش مے برد دلیل صریح بر شجاعت نفسانی او ست بلکه حب و بغض و خوف و رجاء و دیگر امور باطنیه از همین راه افعال و معاملات معلوم توان کرد بر همین قیاس امتیاز در کمالات باطنیه شخص مے توان کرد که آیا از قسم کمال انبیاء است یا از جنس کمال اولیاء۔ و زمان شیخین بقیهٔ زمان نبوة بود + انتهی الحال ترجمهٔ تقریر حضرت مسیح موعود علیه السلام در باب ختم نبوت نگاشته می شود ملاحظه فرمایند۔ معنے ختم نبوت همین است که جمله خوبیها و کمالات نبوة بر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ختم شده اند و برائے آینده باب کمالات نبوت مسدود است که هیچ نبی مستقل نخواهد آمد لفظ نبی بد و زبان عربی و عبرانی مشترک است معنے نبی از خدا تعالے خبر یابنده و پیشگوئی کننده است کسانیکه براه راست بخداوند تعالی مکالمه مے کردند و از و خبرها مے یافتند ایشان را نبی مے گفتند و گویا این اصطلاح شده بود مگر از ین آیت معلوم می شود